بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

اسۡتِکۡبَارًا فِی الۡأَرۡضِ وَمَکۡرَ السَّیِّئِ وَلَا یَحِیۡقُ الۡمَکۡرُ السَّیِّئُ إِلَّا بِأَهۡلِهِ فَهَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ إِلَّا سُنَّتَ الۡأَوَّلِیۡنَ

فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلاً وَّلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحۡوِیۡلاً (فاطر۔ ۴۴)

(اُنکے) زمین میں تکبر کرنے اور بُرے مکر کرنے کی وجہ سے۔اور بُری تدبیر نہیں گھیرتی مگر خود صاحب تدبیر کو۔پس کیا وہ پہلے لوگوں کی سنّت کے سوا کوئی اور انتظار کر رہے ہیں؟ پس تو ہرگز اللہ کی سنّت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔اور تو ہرگز اللہ کی سنّت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

مفتری علی اللہ پسرش یادگار کیسے ہوسکتا ہے؟؟؟

مکرم ومحترم جناب مقبول احمد، ملک منور احمد حسینی اور محمود احمد صاحبان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

امسال آغاز جنوری میں خاکسار نے آپ صاحبان کے کچھ سوالوں کے جوابات دیئے تھے۔اور میرے جوابی مضمون کا نام بھی مقبول صاحب کی ای میل میں فراہم کیے گئے ان الفاظ کے مطابق تھا۔۔۔بول کہ لب آزاد ہیں تیرے!!! میں نے جواب دیتے وقت آپ لوگوں سے یہ درخواست کی تھی کہ اگر ممکن ہو تو آپ لوگ اپنے سوالوں کو اُردو میں لکھ کر میری طرف بھیجیں تا کہ مجھے جواب لکھنے میں بھی آسانی ہو اور اُردو دان طبقہ جو عامۃ الناس سے تعلق رکھتا ہے۔اُنہیں آپکے سوالوں اور میرے جوابات کی بخوبی سمجھ آسکے۔لیکن چونکہ آپ کچھ زیادہ پڑھے لکھے حضرات ہیں لہٰذا آپ نے خاکسار کی درخواست کو لائق اِعتنا نہ سمجھتے ہوئے دوبارہ انگریزی میں ہی مبہم انداز میں سوالات پوچھے ہیں۔بہرحال۔۔۔۔فکر زاہد دیگر وسودائے عاشق دیگر است

اقول۔۔۔جناب مقبول احمد صاحب اپنی ۵/اپریل ۲۰۱۴ء کی ای میل میں فرماتے ہیں۔

"hazrat masih mpud is discussing many things in relation to Syed Ahmad shaheed sb of balakot in following words, inlcuding his promised son as predicted in previous scriptures.Junba sb aur baqi scholars say iltimas hay ke tahqeeq karain ke konsa پسرش یادگار hazrat masih moud ki shadi kay bad paida huwa? koi tha aisa baita jo yadgar ho aur jiss ke paidaish ki paishgoee puranay bazurgon nay di ho?

yeh kiya farma rahay hain hazrat masih moud, Junba sb iss ki koi roohani tashreeh karain warna yeh پسرش یادگار tau bhoolnay wala nahi logon ko - book: nishane asmani 359_360"

دَورِ اُو چوں شود تمام بکام پسرش یادگار مے بینم

الجواب۔۔۔جناب مقبول احمد صاحب کے سوال کے سلسلہ میں جواباً گذارش ہے کہ آپ نے سید احمد شہید آف بالاکوٹ کے حوالہ سے جس پسرش یادگار کی بات کی ہے۔پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس موعود پسرش یادگار کا حضورؑ کی شادی سے بھی کوئی تعلق بنتا ہے یا کہ نہیں۔ہمیں چاہیے کہ ہم تھوڑا سا ہوش کے ناخن لیں اور جوش عقیدت میں اُنھے واسے پسرش یادگار کو حضورؑ کی شادی کیساتھ نہ جوڑتے پھریں۔میں

نے اپنے ۶/اپریل کے جواب میں جناب مقبول احمد صاحب کولکھا تھا کہ سردست آپ خاکسار کا مضمون نمبر ۴۴ (پیشگوئی مہدی معہود کی طرح الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا اَلمیہ) پڑھ لیں۔اور ساتھ ہی خاکسار کا ۲۲/فروری ۲۰۱۳ء کا خطبہ جمعہ (موعود لڑکا اور پسر موعود یعنی مصلح موعود میں فرق) بھی ضرور سنیں۔اگر کبھی موقعہ ملا تو آپکے سوال کے جواب کے سلسلہ میں کسی خطبہ جمعہ یا کسی تقریر میں دوبارہ بھی اِنشاءاللہ تعالیٰ روشنی ڈالوں گا۔۔۔لیکن اب خاکسار اِنشاءاللہ تعالیٰ جناب مقبول احمد صاحب کے سوال کا جواب آگے چل کر دے گا۔

اسی طرح چند دن پہلے خاکسار کے ۲۸/مارچ ۲۰۱۴ء کے خطبہ جمعہ پر جناب ملک منور احمد صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں چند سوالات اُٹھائے ہیں۔جنکا خلاصہ اس طرح ہے کہ ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے نزول کے بعد جو غلام کی بشارت پر مشتمل مبشر الہامات حضورؑ کی وفات تک آپ پر نازل ہوتے رہے۔اِن گیارہ مبشر الہامات کا پیشگوئی مصلح موعود سے کیا تعلق ہے؟؟؟میں نے ملک صاحب کولکھا تھا کہ اس ضمن میں جواباً گذارش ہے کہ خاکسار نے آپکی درخواست پر آپ کو اپنی کتب بھیجی ہوئی ہیں۔خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں کے پہلے حصہ کے دوسرے باب (غلام مسیح الزماں) کو اگر آپ نے پڑھا ہے تو پھر آپکے اس سوال کا جواب اس باب میں موجود ہے۔بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ شاید آپ خاکسار کے مضامین یا کتب توجہ سے نہیں پڑھتے یا خطبات وغیرہ کو توجہ سے نہیں سنتے۔اب واضح رہے کہ پہلے جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۴ء پر خاکسار کی آخری دن کی تقریر ملک صاحب کے اِنہی سوالوں کے جواب پر مشتمل ہے۔ملک صاحب کے سوالوں کی مناسبت سے میری تقریر کا عنوان ہے ''پیشگوئی مصلح موعود کے بعد غلام کی بشارت پر مشتمل الہامات کی حقیقت اور اہمیت'' یہ تقریر اس وقت (www.alghulam.com پر (1st jalsa Salana UK 2014) کی تقاریر میں سے سنی جاسکتی ہے۔بعد ازاں اِنشاءاللہ تعالیٰ یہ تقریر مضمون کی شکل میں بھی ویب سائٹ پر آن ایئر ہوجائے گی۔ملک صاحب اسی ای میل میں آگے لکھتے ہیں۔

"this is a zimnee sawal or very basic swal about paishgoee which came to my mind and i jot it down."

واضح رہے کہ سوال پوچھنا کوئی معیوب بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے۔آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ سوال نصف علم ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سوال علم کی چابی ہے۔افراد جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھنے والے احمدی حضرات فرداً فرداً خاکسار سے سوالات پوچھتے رہتے ہیں۔خاکسار کی آپ سب سے درخواست ہے کہ انفرادی رنگ میں فرداً فرداً سوالات پوچھنے پر میں کتنے لوگوں کے سوالوں کے جوابات دے سکتا ہوں۔فرداً فرداً سوالات پوچھنے کی بجائے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ آپ سب قادیانی حضرات اپنے تمام سوالات جمع کر کے اپنی جماعت کے علماء کے حوالہ کردیں۔قادیانی جماعت کے علماء اور خاکسار کسی دن اور کسی بھی جگہ پر اکھٹے بیٹھ جاتے ہیں۔اور وہ اپنے اور آپکے سارے ہی سوال مجھ پر کریں۔خاکسار اُس جگہ سے اُس وقت تک نہیں ہلے گا جب تک آپ سب لوگوں کے سب سوالوں کے جوابات نہیں دیدے گا۔اور پھر وہیں پر خاکسار بھی قادیانی علماء سے چند سوالات کرے گا اور اُن سے اپنے سوالوں کے جوابات چاہے گا۔اور اس طرح پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جو بھی تنازعہ ہے۔اُس کا بخوبی حل نکل آئے گا۔خاکسار مقبول احمد صاحب اور منور احمد ملک صاحب سے پوچھنے کی جسارت کرتا ہے کہ اگر ایسا کوئی بندوبست کر کے پیشگوئی مصلح موعود کے تنازعہ کا کوئی حل ڈھونڈ لیا جائے تو اس میں

حرج کی کونسی بات ہے؟؟؟ اس میں ڈرنے اور گھبرانے کی کونسی بات ہے؟؟ جیسا کہ خاکسار کو علم ہے کہ آپ میں سے بہت سے حضرات اور جماعت احمدیہ قادیان بھی خاکسار کو اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں میں غلطی خوردہ سمجھتے ہیں۔ خاکسار کی آپ سب احباب سے درخواست ہے کہ اگر ایسا ہی ہے اور نعوذ باللہ خاکسار کسی غلطی میں مبتلاء ہے تو پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔'' (النساء:۶۰) اے مسلمانو! اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقعہ ہو تو اِس اَمر کو فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور اَحسن تاویل ہے

''اللہ اور رسول کے حوالے کرنے یا لوٹانے'' کے سلسلہ میں جناب خلیفہ رابع صاحب اسی آیت کے ترجمہ کے حوالہ سے اپنے قرآن کریم کے ترجمہ میں صفحہ ۱۴۰ پر لکھتے ہیں۔۔۔ ''دوسرے یہ کہ جو مسلمان حاکم ہو اس سے کسی معاملہ میں تنازعہ کا کیا سوال ہے جس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹایا جائے۔ یہاں اللہ اور رسول سے واضح مراد قرآنی تعلیم ہے۔ پس کوئی بھی حاکم ہو، مسلم ہو یا غیر مسلم، اگر قرآن کی بنیادی تعلیم کے خلاف عمل کرنے کا حکم دے تو ایسی صورت میں قرآن کی بات ماننا ہوگی نہ کہ حاکم کی۔''

تو اس طرح جب ہماری آپس میں گفتگو ہوگی تو جو کوئی ہم میں سے کسی غلط فہمی کا شکار ہوگا تو اُسکی غلطی رفع ہو جائے گی۔ اس میں میرا بھی اور جماعت احمدیہ قادیان سمیت سب احمدیوں کا بھلا ہوگا۔ آپ سب پڑھے لکھے اور صاحب علم حضرات ہیں۔ خاکسار آپ سب سے درخواست کرتا ہے کہ اگر آپکے دل میں اسلام کیلئے درد ہے، اگر آپکے دل میں حضرت مرزا صاحبؑ کی احمدیت کیلئے درد ہے کہ اسلام اور احمدیت فرقوں میں بٹنے کی وجہ سے کمزور نہ ہو اور باہمی اختلافات کو حل کر کے آپس میں اتحاد کی کوشش کی جائے۔ تو پھر آپ صاحب علم حضرات کو چاہیے کہ آپ خاکسار کی درخواست پر غور کرتے ہوئے جماعت احمدیہ قادیان کے علماء اور خلیفہ صاحب سے درخواست کریں کہ ہمیں مل بیٹھ کر پیشگوئی مصلح موعود کے تنازعہ کا حل کر لینا چاہیے۔ اس میں نہ مجھے کوئی پریشانی ہونی چاہیے اور نہ ہی کسی اور کو۔ اگر جماعت احمدیہ لاہور بھی خاکسار کی اس تجویز سے اتفاق کرے تو پھر تو سونے پہ سہاگہ والی بات ہوگی۔ اس طریقہ سے جھوٹ اور سچ میں واضح فرق ہو جائے گا۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ بڑے افسوس کیساتھ دوبارہ گذارش کرتا ہوں کہ اگر جماعت احمدیہ قادیان یہودیوں ،عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور اُن مسلمانوں سے جو حضرت مرزا صاحب پر نعوذ باللہ لعنتیں بھیجتے ہیں بات چیت کر سکتی ہے، گفتگو کر سکتی ہے ۔تو پھر ایک ایسا انسان جو اُنکی نظر میں بے شک غلطی خوردہ (غلطی خوردہ کمزور بھی ہوتا ہے اور بزدل بھی) ہے تب بھی وہ حضرت مرزا صاحبؑ پر درود سلامتی بھیجتا ہے اور آپکی غلامی کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو ایسے انسان سے جماعت احمدیہ قادیان کو بات چیت کرنے کیلئے کیا چیز مانع ہے؟؟ کیا آپ اہل علم حضرات خاکسار کی اس درخواست پر غور کر کے مجھے کوئی جواب دینا پسند کریں گے۔ جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا جلسہ سالانہ برطانیہ میں ۱۸ تا ۲۰/۱ اپریل ۲۰۱۴ء منعقد ہو رہا ہے۔ میری آپ سب اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ اگر میری یہ تجویز معقول ہے تو میں جلسہ سالانہ کے بعد لندن میں جماعت احمدیہ قادیان کے کسی بھی عالم یا علماء کی جماعت یا خلیفہ صاحب سے ہر

وقت اور ہر جگہ ملنے اور بات چیت کرنے کیلئے تیار ہوں۔اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ ہماری یہ گفتگو کھلے عام ہونی چاہیے تا کہ اگر خاکسار اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے تو پھر آپ سب لوگ خاکسار کے جھوٹا ہونے کا تماشہ تو دیکھیں؟؟؟ ؎

مجھے حسرت ہے کہ کوئی پیار سے دیکھے مجھ کو　　پھول تنہا کوئی صحرا میں کھلا ہوں یارب

کیا آپ سب اس کیلئے تیار ہو کہ آپ جماعت احمدیہ قادیان کو خاکسار کیساتھ گفتگو اور بات چیت کیلئے تیار کرو گے؟ آپ اپنے سارے سوالات قادیانی علماء کو دے دینا۔خاکسار اس کام کیلئے ہر وقت تیار ہے۔کسی تنازعہ کے حل کے سلسلہ میں آخر میں حضرت حکم وعدل امام مہدی ومسیح موعودؑ کے الفاظ نقل کر کے اپنی درخواست کو ختم کرتا ہوں۔اس اُمید کیساتھ کہ آپ سب خاکسار پر انفرادی رنگ میں سوالات کرنے کی بجائے خاکسار اور قادیانی جماعت کی باہمی علمی گفتگو کا بندوبست کروا کر ایک ہی دفعہ اپنے سارے سوالوں کے جوابات لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھو گے۔حضورؑ اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ (روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۵، ۲۶ حاشیہ) پر فرماتے ہیں۔

''سو اگر کوئی طالب حق آزمائش کا شائق ہو تو ہم اُسکی تسلی کامل کرنے کیلئے مستعد اور تیار اور ذمہ دار ہیں مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس پُر غفلت اور لاپراہی اور بے قدری کے زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی تھوڑے ہیں جو صدق دلی سے طالب حق ہو کر اس خاصیّتِ عظمیٰ ومعجزہ کبریٰ کی آزمائش چاہیں بلکہ وہ اِسی میں اپنی سُرخروئی سمجھ لیتے ہیں کہ بات کو سنتے ہی انکار کر دیں لیکن ظاہر ہے کہ صرف اس بات کے کہنے سے کہ ہم نہیں مانتے یا ہم اس کو خلاف عقل یا خلاف قانون قدرت سمجھتے ہیں امر متنازعہ فیہ انفصال نہیں پاتا اور صداقت پسندوں کا یہ طریق ہرگز نہیں۔ایک شخص کو ایک امر متنازعہ فیہ کے اثبات کیلئے میدان میں کھڑے دیکھ کر اور آواز پر آواز مارتے سن کر پھر اُسکی طرف رُخ نہ کریں۔اُسے آزما کر نہ دیکھ لیں اور دور بیٹھے یونہی کہتے رہیں کہ اِسکی یہ باتیں جھوٹ اور بے اصل ہیں کیا یہ شیوہ کسی واقعی راست باز کا ہوسکتا ہے۔ہرگز نہیں۔ہرگز نہیں''۔۔۔ ؎

تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے　　ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لیے کوئی نہ آیا ہر چند　　ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں۔موعود مجدد صدی پانزدہم

مورخہ ۶/اپریل ۲۰۱۴ء

خاکسار کا جناب مقبول احمد اور ملک منور احمد حسینی صاحب کو مذکورہ جواب بذریعہ ای میل بھیجنے کے قریباً بیس منٹ کے بعد قادیانی جماعت کا ایک بھاڑے کا ٹٹو انصر رضا خاکسار کے مندرجہ بالا جواب کے سلسلہ میں جواباً لکھتا ہے۔

اقول۔۔۔''ھونّق مخبوط الحواس جنبے تو تو ایک ادنیٰ خادمِ سلسلہ کے سامنے نہیں ٹھہر سکا تو تیری کیا اوقات ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے

بڑے بڑے علماء تیرے ساتھ بیٹھ کر تجھ سے بات کریں۔اس طرح تو اپنا قد اونچا کرنا چاہتا ہے لیکن چوہوں کے مجدّد سلطانی کی طرح تیرا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔اسی طرح اکیلا ہی کیمرے کے سامنے خالی کمرے میں سر ہلا ہلا کر تقریریں کرتا رہ۔تیری قسمت میں یہی کچھ ہے۔''

الجواب۔۔۔ اے بھاڑے کے ٹٹو انصر رضا

الحمدللہ۔اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کیساتھ عرصہ ۲۱ سال سے تیرے نام نہاد خلیفے اور تیرے نام نہاد قادیانی مولویوں کو چوہوں کی طرح اُنکے بلوں میں دھنسا کر بیٹھا ہوا ہوں۔امسال خاکسار یعنی خدا کے اس شیر نے تیرے جھوٹے علم کا پول کھولنے کیلئے دس (۱۰) خطبات کی شکل میں تیرے گندے سر پر ایک ہزار جوتے مارے ہوئے ہیں۔اگر تو انسان کا بچہ ہوتا اور اگر تیرے میں تھوڑی سی بھی شرم اور غیرت ہوتی تو تم ڈوب کر مر جاتے۔لیکن تو قادیانیوں کا پلا ہے جو ہر گزرنے والے انسان کو کاٹنے کھانے کیلئے دوڑ پڑتا ہے۔اے لعنتی انسان! تیرے نام نہاد مصلح موعود نے بمقام لاہور ۱۲/مارچ ۱۹۴۴ء کو احمدی وغیر احمدی سامعین کے آگے۔۔۔۔یہ بھڑک ماری تھی۔

''میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔اے محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہونگے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔میں ایک اِنسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اِسلام مغلوب ہوگیا، اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے اِنکار کرنیوالے غالب آ گئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔۔۔'' (میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں تقریر فرمودہ ۱۲/مارچ ۱۹۴۴ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۳)

اے لعنتی مولوی!!! تیرے نام نہاد خلیفے اور تیرے زعم کے مطابق تیرے بڑے قدکاٹھ والے مولوی اس عاجز یعنی اس اللہ تعالیٰ کے شیر کے آگے ذلیل اور رُسوا ہوکر اپنے اپنے سوراخوں میں دبکے بیٹھے ہیں۔اگر تو انسان کا بچہ ہے اور اگر تیرے میں تھوڑی سی بھی شرم اور غیرت ہے تو پھر میرے مقابلہ کیلئے میدان میں آ کر اپنے نام نہاد مصلح موعود کی ۱۲/مارچ ۱۹۴۴ء کی بھڑک کو سچا ثابت کر کے دکھا۔ورنہ لعنت علی الکاذبین۔لیکن مجھے یقین ہے تو ہمیشہ اسی طرح بھونکتا رہے گا اور اس خدا کے شیر کے مقابلہ کیلئے کبھی میدان میں نہیں نکلے گا۔خدا کا یہ شیر چند ماہ پہلے بھی خطبہ جمعہ میں تجھے علمی مجادلہ کی دعوت دے چکا ہے۔اے لعنتی انسان! سب دنیا کو خدا کے اس شیر کے چیلنج کا پتہ ہے۔اور تیری اُس دن ہی ماں مرگئی تھی۔اور تیرا کام اور تیری قسمت میں فقط بھونکنا ہے۔اور تو ہمیشہ بھونکتا رہے گا۔جہاں تک قد کے اونچا ہونے کا تعلق ہے۔خدا نے اپنے پیارے امام مہدی و مسیح موعود کی دعا کے نتیجہ میں اس عاجز کا قد اونچا کیا ہے۔اور جن لوگوں کے قد خدا اونچے کردے، اُنہیں نہ تیرے ایسے پالتوں مولویوں کیساتھ بیٹھ کر اپنے قد اونچے کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اُنہیں کوئی نیچا کرسکتا

ہے۔۔۔ ؎ خس خس جناں قدر نیں میرا میرے صاحب نوں وَڈیائیاں میں گلیاں دا رُوڑا کوڑا مینوں محل چڑھایا سائیاں

اور میرے آقا محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعود کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے تم قادیانیوں کو میرے سامنے ہلاک کر دیا ہے۔تم چوہڑوں کیساتھ بحث و مباحثہ کر کے اُنکے قد اُونچے کرتے پھر رہے ہو۔تم تو حضرت امام مہدی و مسیح موعود پر لعنت ڈالنے والوں کے قد اُونچے کرتے پھر رہے ہو۔ بلائے دمشق اور اُسکے پالتو مولویوں نے اس خدا کے شیر کا قد کیا اونچا کرنا ہے؟؟؟؟؟تم تو میرے آگے ذلت اور رسوائی کے بدبودار گھڑے میں پڑے ہوئے ہو۔جن لوگوں تک میرا یہ مضمون پہنچے۔میں سب سے کہتا ہوں کہ تم سب اس لعنتی مولوی کو غیرت دلانا اور اسے کہنا کہ اللہ کا شیر عبدالغفار جنبہ لندن اپنے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ پر آرہا ہے اور تجھے مقابلہ کیلئے بلا رہا ہے، اُسکے مقابلہ کیلئے نکل۔ اور اپنے نام نہاد مصلح موعود کو مفتری ہونے سے بچا؟؟؟؟؟ اگر تو اپنے اصلی باپ کا تخم ہوا تو تو اپنے نام نہاد مصلح موعود کو مفتری ہونے سے بچانے کیلئے خدا کے شیر۔۔۔ہاں خدا کے شیر کا مقابلہ کرنے کیلئے ضرور نکلے گا۔۔۔اے لعنتی مولوی۔۔۔ ؎

دیکھنے سے پہلے دھو آنکھوں کی گندی پوتلیاں ورنہ چہرہ ڈھانپ لے گی تجھ سے اچھائی میری

نوٹ۔۔۔عمومی قارئین سے معذرت کیساتھ کہتا ہوں کہ اس قسم کی زبان استعمال کرنا مجھے پسند نہیں ہے۔لیکن اب یہ میری مجبوری بن گئی ہے۔کہ ایسے لعنتی اور سوئر صفت مولویوں کو آئینہ دکھاؤں۔بہر حال خاکسار کے آقا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اس قسم کے لعنتی اور سوئر صفت مولویوں کیلئے اس عاجز سے کہیں زیادہ سخت زبان استعمال کی ہوئی ہے۔

قارئین کرام۔یہ وہی مولوی ہیں جن کے متعلق ہم سب کے آقا اور دونوں جہانوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے۔۔۔''تَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فَزَعَۃٌ فَیَصِیْرُ النَّاسُ اِلٰی عُلَمَآءِھِمْ فَاِذَا ھُمْ قِرَدَۃٌ وَّ خَنَازِیْرُ۔'' (کنز العمال ۷/۱۹۰۔حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر ۹۱۳ صفحہ ۸۵۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ اُنہیں بندروں اور سوَروں کی طرح پائیں گے یعنی اُن علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابل شرم ہوگا۔

قارئین کرام۔اللہ تعالیٰ نے میرے آقا محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر ۱۹۰۰ء میں درج ذیل الہامات نازل فرمائے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔''لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔شیر خدا نے ان کو پکڑا۔شیر خدا نے فتح پائی۔'' اور پھر فرمایا:۔بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کا سردار۔وروشن شد نشانہائے من۔بڑا مبارک وہ دن ہو گا۔دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا آمین۔'' (تذکرہ صفحہ ۳۲۴۔روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۹)

قارئین کرام۔اللہ تعالیٰ نے اپنے مذکورہ بالا الہامی کلام کو میرے آقا کے وجود میں بھی بڑی شان کیساتھ پورا فرمایا تھا اور ایک صدی بعد آج اللہ تعالیٰ اپنے الہامی کلام کو محمدی مریم کے روحانی فرزند موعود زکی غلام مسیح الزماں کے وجود میں بھی بڑی شان کیساتھ پورا فرما رہا ہے۔

فَتَدَبَّرُوْا اَیُّھَاالْعَاقِلُوْن۔۔۔ایک مفتری علی اللہ یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد اور قادیانی پالتو مولویوں کیلئے موت

خدا کا ایک شیر

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۶/اپریل ۲۰۱۴ء

خاکسار نے جناب مقبول احمد صاحب کے پسرش یادگار کے سلسلہ میں سوال کے جواب میں جو جوابی ای میل لکھی تھی جو کہ شروع میں آپ حضرات پڑھ چکے ہیں۔

اقول۔۔۔خاکسار کی جوابی ای میل کے جواب میں جناب منور احمد حسینی صاحب ۶/اپریل ۲۰۱۴ء کو ہی لکھتے ہیں۔

"i my self is not head of any jamaat neither probably maqbool sahib,i write question and situations which i feel,i am responsible for my self in hereafter no jamaat or person will save me,so i try to learn by myself for myself, jamaats have their own manifestos"

الجواب۔۔خاکسار نے آپ دونوں کو لکھا تھا کہ آپ جماعت احمدیہ قادیان سے کہیں کہ وہ خاکسار کیساتھ علمی مباحثہ کر کے اپنے بھی اور آپکے سارے سوالوں کا جواب پا کر پیشگوئی مصلح موعود کے تنازعہ کا فیصلہ کر لیں۔اور خاکسار کا یہ کوئی غیر معقول مشورہ نہیں ہے کیونکہ آخر متنازعہ امور میں باہمی گفتگو اور بات چیت سے ہی فیصلے ہوا کرتے ہیں۔اور ہم سب کے آقا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں اس مقصد کیلئے بہت سارے مناظرے کیے تھے۔اور جماعت احمدیہ اب بھی غیر احمدی مسلمانوں اور دیگر مذاہب سے آخر مناظروں کی شکل میں یہ کام تو کر ہی رہی ہے۔تو پھر خاکسار مدعی موعود زکی غلام مسیح الزماں سے بات چیت اور گفتگو میں کیا مضائقہ ہے؟؟؟ خاکسار کیساتھ بات چیت کرنے میں اُنہیں کیا موت پڑ رہی ہے؟؟؟

جناب ملک صاحب۔آپ نے اپنی کسی ای میل میں مجھے یہ فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ قادیان آپ (خاکسار) کو اہمیت نہیں دیتی تبھی وہ آپ سے بات چیت نہیں کرنا چاہتی۔اس ضمن میں خاکسار جواباً گذارش کرتا ہے کہ شکست خوردہ اور دلائل کے ذریعہ ہلاک شدہ لوگوں کے ہر دور میں یہی بہانے اور مکر ہوا کرتے ہیں۔قادیانی جماعت دنیا میں گھٹیا سے گھٹیا انسانوں یعنی چوہڑوں سے بھی بخوشی بات چیت اور تبلیغ وغیرہ کرتی ہے،تو پھر ایک ایسے مدعی جس نے جناب خلیفہ ثانی صاحب کو اُنکے دعویٰ مصلح موعود میں کامل طور پر مفتری ثابت کر دیا ہے۔ پھر ایسے مدعی سے تو قادیانی جماعت احمدیہ کو (اگر اُنکے پاس کوئی حق ہے؟؟) تو ضرور بات چیت کرنی چاہیے تھی۔ملک صاحب۔میں بڑے ادبّ سے گذارش کرتا ہوں کہ خاکسار سے قادیانی جماعت کے بات چیت نہ کرنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ میری کوئی اہمیت نہیں کیونکہ اہمیت تو اللہ تعالیٰ بنایا کرتا ہے۔وہ جس کو جو چاہے بخش دے اور جس سے جو چاہے چھین لے۔جیسا کہ وہ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ

إِنَّکَ عَلَیٰ کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔(ال عمران۔۲۷)تو کہہ دے اے اللہ جو سلطنت کا مالک ہے تو جسے چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت لے لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے،اور تو یقینا ہر شئے پر قادر ہے۔۔۔اس مضمون کو کسی شاعر نے اس طرح نظم کیا ہے ۔

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک کے دروازے میرے مولیٰ تیری مرضی جدھر چاہے اُدھر کر دے

باقی خاکسار سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے مرسلوں کے آگے اُنکی قوم کے یہی حیلے اور بہانے ہوا کرتے تھے اور آج جماعت احمدیہ قادیان کا بھی خاکسار کے آگے یہی جھوٹا سٹینڈ اور مکر ہے۔حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ خاکسار نے اللہ تعالیٰ سے روح القدس پا کر بذریعہ دلائل اِن لوگوں یعنی بلائے دمشق اور اِنکے یزیدی طبع اور مکار مولویوں کو ذبح کر دیا ہے۔یہ لوگ میرے آگے دلیل کیساتھ ہلاک ہو چکے ہیں۔اب آپکا یا کسی اور کا یہ کہنا کہ قادیانی جماعت اس عاجز سے اس لیے بات نہیں کرتی کہ خاکسار کی اُنکی نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔یہ سب یہودیانہ مکر ہیں۔آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ خاکسار کو بھی قادیانی جماعت سے بات چیت کرنے کیلئے ایسی کوئی جلدی نہیں۔اگر یہ لوگ خاکسار سے بات چیت نہیں کرنا چاہتے تو پھر نہ سہی۔لیکن اِنشاءاللہ تعالیٰ وہ وقت قریب ہے جب اللہ تعالیٰ اِنکے مکروں کو توڑ کر اِنکی حقیقت کو دنیا پر فاش کر دے گا۔ اِک ذرا صبر کہ اب جبر کے دن تھوڑے ہیں

آپ اسی ای میل میں یہ بھی لکھتے ہیں۔

"i my self is not head of any jamaat neither probably maqbool sahib"

ملک صاحب۔اگر آپ کی کوئی جماعت نہیں ہے تو پھر کیا ہوا؟؟ آپ بھی اپنے زعم میں ایک پڑھے لکھے اور صاحب علم انسان ہیں۔حضرت مرزا صاحبؑ نے بھی تو اپنی زندگی میں سچ اور حقیقت کی جنگ اکیلے ہی لڑی تھی۔خاکسار نے آپ کو اپنی کتب وغیرہ بھیجی ہوئی ہیں اور میری کتاب غلام مسیح الزماں آپکے ہاتھوں میں ہے۔اس کتاب میں بشمول آپ ہر قادیانی کے آگے میرے درج ذیل دو سوال ہیں۔

(۱) قرآن مجید کی تصدیقی مہر کیساتھ زکی غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی نرینہ اولاد پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتی لہٰذا حضورؑ کے کسی بھی جسمانی بیٹے کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط ہے۔

(۲) نیکی کا یہ ''اعلیٰ ترین تصور''(Virtue is God) زکی غلام یعنی مصلح موعود کی صداقت کا اِلہامی،علمی اور قطعی ثبوت ہے اور اِسے کوئی بھی باشعور اور صالح فطرت اِنسان جھٹلا نہیں سکتا۔

ملک منور احمد حسینی صاحب۔آپ اُٹھیں اور قلم اور کاغذ پکڑ کر اس عاجز کو اگر کوئی مغالطہ لگ گیا ہے تو آپ خاکسار کا وہ مغالطہ دور کر کے جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ۔۔''اے کھیہ کھیہ مکاؤ''۔۔اور پھر خاکسار نے اپنی حیثیت کے مطابق اپنی کتاب غلام مسیح الزماں کے آخر میں جس انعام کا اعلان کیا ہوا ہے وہ بھی پاؤ۔۔۔جیسا کہ محاورہ ہے۔۔۔آموں کے آم اور گٹھلیوں کے دام۔۔ملک صاحب۔اگر آپ تھوڑی بہت ہمت کریں تو یہ محاورہ آپ سچ ثابت کر سکتے ہیں۔میرا آپ کو ایک اور مشورہ ہے وہ یہ کہ قادیانی جماعت جائے بھاڑ میں۔اُسے آپ چھوڑیں۔آپکے حلقہ احباب میں دو(۲) اور عالی دماغ ہیں یعنی مقبول احمد صاحب اور محمود احمد صاحب۔دونوں ماشاءاللہ بہت زیرک ہیں

۔خاکسار کا آپ کو مشورہ ہے کہ آپ اس کارِ خیر کیلئے اِن دونوں عالی دماغوں سے بھی اگر کوئی مدد مل سکے تو آپ اس موقعہ کو ضائع نہ کر بیٹھنا ۔کیونکہ اِن دونوں کو بھی اپنے مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بہت محبت ہے۔حضور پُرنور جناب مرزا محمود احمد صاحب کی محبت میں اِن میں سے ایک کا تو نام بھی اُسکے ماں باپ نے محمود احمد رکھا ہوا ہے۔ظاہر ہے ہم نامی کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے ۔ملک صاحب۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ تینوں نے یہ کام کر دیا یعنی میرے مذکورہ بالا دونوں سوالوں کا جواب مجھے فراہم کر دیا (جس کی اُمید مجھے کم ہے) تو آپکا یہ قادیانی جماعت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔اور اس کارنامہ کی وجہ سے آپ تینوں مذہبی تاریخ اور بطور خاص تاریخ احمدیہ میں ہمیشہ ہمیش کیلئے اَمر بھی ہو جائیں گے۔یعنی دنیا بالعموم اور بطور خاص قادیانی حضرات آپ تینوں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔یہی نہیں بلکہ آپکے اس معرکہ سر کرنے سے آپکی نسلیں بھی اس سے تا قیامت فیض پائیں گی۔

ملک منور احمد صاحب۔شاید آپ اسے نہ مانیں کیونکہ یہ بات بڑی تلخ ہے کہ اس عاجز کے عظیم خدا نے تم سب کو (بشمول تمہاری قادیانی جماعت) میرے آگے دلائل کے ذریعہ ہلاک کر دیا ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کے باطل عقیدے کے حوالہ سے پوری اُمت محمدیہ کو حضرت مرزا صاحبؑ کے آگے ہلاک کر دیا تھا۔بالکل اسی طرح پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے آپ سب یعنی اُمت محمودیہ (مرزا بشیر الدین محمود احمد اینڈ کمپنی) میرے یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں کے آگے ہلاک شدہ ہیں۔میں صرف آپ کیلئے دعا ہی کر سکتا ہوں۔

اقول۔۔۔جناب منور صاحب آگے لکھتے ہیں۔

"couple of months before when i pointed out about a sohabi who was impressed with the writtings of hazrat zahid alahis salam and he even convinced me saying that he spoke to hazrat zahid alahis salam,hazrat zahid alahis salam has same relation with hazrat jumbah sahib alahis salam which hazrat yahya has with hazrat Essa alahis salam and he further emphasized that see until now hazrat jumbah sahib alahis salam not spoke agianst his, _____i brought this to the notice of sohabi of hazrat jumbah sahib alahis salam who is also ameer jamaat of a mulk,he rest me assure that every thing is still ok ,because he read his book carefuly_i brought this matter to the notice of hazrat jumbah sahib alahis salam to condemn hazrat zahid alahis salam or speak in favour which hazrat jumbah sahib could not still,just said in his letter(book keh tairey lub hain azad)that i dont consider him much important to talk to hazrat zahid sahib alahis salam or condemn him"

الجواب۔۔۔خاکسار نے مورخہ ۲۲ رجنوری ۲۰۱۴ء کو آپ جلیل القدر اور نامی گرامی بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سوالوں کے جواب کے سلسلہ میں ایک مضمون لکھا تھا جس کا نام تھا۔۔۔بول کہ لب آزاد ہیں تیرے!!! خاکسار کے دعویٰ اور مفتری علی اللہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے سلسلہ میں ابھی تک آپکے تینوں کے لب سِلے ہوئے ہیں۔ایسا کیوں؟؟؟اس مضمون کے صفحات ۵ تا ۹ پر خاکسار نے جناب زاہد خاں صاحب کے دعویٰ اور اُسکے عقائد کا کچا چٹھا بخوبی کھول دیا ہے۔مثلاً اس مضمون میں زاہد خاں

صاحب کے نعوذ باللہ عیسیٰ ابن زکریا کے عقیدے کو از روئے قرآن کریم قطعی طور پر جھٹلا چکا ہوں۔لیکن لگتا ہے کہ جب تک ناصر الہامی یا انصر رضا بھاڑے کے ٹٹو کی طرح میں بدزبانی نہ کروں۔اُس وقت تک آنجناب کی تسلی نہیں ہوگی۔کیا میں آپکی خوشی کی خاطر ایک ایسے انسان (زاہد خاں) کے متعلق بدزبانی شروع کردوں جس نے اس عاجز کے متعلق کبھی بدزبانی نہیں کی۔اگرچہ میری نظر میں وہ اپنے عقائد میں سخت غلطی خوردہ ہے لیکن میں ایسے انسان پر بلاوجہ بدزبانی کے نشتر کیوں چلاؤں؟؟ جہاں تک میرے پیروکار کا تعلق ہے جس کا آپ حوالہ دے رہے ہیں۔وہ آپ کو کئی دفعہ اپنی ای میلز میں بھی بتا چکا ہے اور فون پر بھی کہہ چکا ہے کہ اُس کا زاہد خاں صاحب کے عقائد کیساتھ کوئی سروکار نہیں ہے اور نہ ہی اس عاجز کا کوئی تعلق ہے۔لیکن پھر بھی آنجناب کی بے قراری نہیں جارہی۔آپکی تسلی اور تشفی نہیں ہو پارہی۔کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ اسکے چہ معنی دارد؟؟ میں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں بہت تفصیل کیساتھ اِن باتوں پر روشنی ڈالی ہے اور آپ سے پھر گذارش کرتا ہوں کہ قرآن کریم کی رُو سے حضرت مریم علیہ السلام ایک پاک باز اور نیک خاتون تھی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے بن باپ ایک زکی غلام کی بشارت دی اور پھر اُسے پیدا بھی کیا۔الٰہی فرمان کے مطابق یہی بات سچ ہے اور جناب زاہد خاں صاحب کامل طور پر اپنے باطل عقائد اور اپنے باطل دعاوی میں گمراہ ہیں۔مکرر آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ نہ ہی میرا اور نہ ہی میرے کسی پیروکار کا جناب زاہد خاں صاحب کے عقائد سے کوئی سروکار ہے اور نہ ہی کوئی واسطہ۔اور آپ کو ہم پر اعتبار کر لینا چاہیے۔آپ کو چاہیے کہ اِن لایعنی اور غیر متعلقہ سوالوں کو چھوڑ کر اصل امر متنازعہ فیہ کی طرف آئیں۔اور وہ ہے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود یعنی آپکا موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونا؟؟؟

اقول۔۔۔آگے آپ لکھتے ہیں۔

"some questions are also contain special features,that not necessorily mouqaf of any jamaat like i sent with due respect an question asking tafseer of(laisuz zakaro kal unsa)what it mean in the context of ayat,if hazrat jumbah sahib alahis salam could shed light."

الجواب۔۔۔وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالأُنثَى۔اس کا لفظی ترجمہ تو کچھ اس طرح ہے کہ۔۔۔اور نہیں ہے لڑکا مانند لڑکی کے زوجہ عمران بنت فاقوذا نے اپنے زمانے کے رسم ورواج کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور منت مانی تھی کہ جو میرے پیٹ میں ہے۔میں اِسے آزاد کر کے تیرے لیے وقف کرتی ہوں یعنی وہ تیری عبادت اور کلیسا کی خدمت میں لگا رہے گا۔عمران کی زوجہ کے وقف کرنے کے انداز سے لطیف رنگ میں اس خواہش کا بھی پتہ ملتا ہے کہ وہ سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُسے لڑکا ہی دے گا۔کیونکہ آجکل بھی اور اب سے پہلے زمانوں میں بھی خدمت دین کیلئے لڑکوں کو ہی وقف کیا جاتا رہا ہے۔اب جو حنہ کے پیٹ میں تھا وہ دین کیلئے وقف کیے جانے کی بدولت اُس کے غالب خیال کے مطابق وہ لڑکا تھا لیکن جب وہ بچہ پیدا ہوا تو وہ لڑکے کی بجائے لڑکی تھی۔اس پر زوجہ عمران کہتی ہیں اے میرے ربّ! جو پیدا ہوا ہے وہ تو (میرے غالب خیال کے برخلاف) لڑکی ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ'' کہ جو کچھ عمران کی زوجہ نے جنا ہے وہ اُسے بڑی اچھی طرح جانتا ہے۔یہاں پر اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے۔۔وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالأُنثَى۔۔کہ زوجہ عمران کا

مزعومہ لڑکا اِس مولود (جس کا نام اُس نے مریم رکھا تھا) لڑکی ایسا کہاں ہوسکتا تھا؟ یعنی اس مولود لڑکی مریم جس کی عظمت اور قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ جانتا تھا زوجہ عمران کا مزعومہ لڑکا اس لڑکی کی طرح نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ مولود لڑکی جس کا نام مریم رکھا گیا تھا۔ اسی سورت کی آیت ۴۳ میں اللہ تعالیٰ اس مریم کے متعلق فرماتا ہے ''وَاصْطَفَاکِ عَلَی نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ'' اور اُسے سب جہانوں کی عورتوں پر فضیلت بخشی ہے۔ اور ہمیں علم ہے کہ اسی مریم کے نام پر قرآن کریم کی ایک سورت کا نام بھی رکھا گیا ہے۔ پیدائش سے متعلقہ قانون قدرت کے برخلاف اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو بغیر ازدواجی تعلق کے بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت بھی ودیعت کر رکھی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم کو ایک زکی غلام کی بشارت بخشی اور پھر جب وہ زکی غلام مریم کے ہاں تولد ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم رکھا تھا۔ یہ مریم جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔۔ وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالأُنثَی۔ موسوی سلسلہ کی مریم تھی۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں آئندہ زمانے میں محمدی سلسلہ میں بھی اس موسوی مریم کا مثیل پیدا ہونے والا تھا اور پھر مزید برآں محمدی سلسلہ کو موسوی سلسلہ کیساتھ مماثلت دینے اور دین اسلام کے غلبہ کیلئے علم الٰہی میں محمدی مریم کو بھی زکی غلام کی بشارت ملنے والی تھی اور اُس کا نام بھی مسیح عیسیٰ ابن مریم رکھا جانے والا تھا۔ یہ سب باتیں پردہ غیب میں الٰہی علم میں تھیں اور اِنہیں کی بنا پر جب عمران کی زوجہ نے حیرانگی میں کہا کہ جو میں نے جنا ہے وہ تو لڑکی ہے۔ اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالأُنثَی'' کہ جو تو نے لڑکی جنی ہے، تیرا مزعومہ لڑکا اس لڑکی جیسا نہیں ہوسکتا تھا۔ ملک منور صاحب۔ میرے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالأُنثَی فرمانے کے پیچھے یہی فلسفہ کارفرما ہے۔ اگر اسکے علاوہ آپکے علم میں وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالأُنثَی کے سلسلہ میں کوئی اور نادر نکتہ ہو تو خاکسار کے استفادہ کیلئے آپ ضرور مجھے لکھ بھیجیں۔

اقول۔۔۔ آگے آپ لکھتے ہیں۔

"we are thankful to hazrat jumbah sahib alahis salam considring to be answered which is basic duty of nabiallah and mamoor minullah, jazakumullah taala wa ahsanal jaza,question from maqbool sahib is basicaly based on tahreer and tafseer of masih maood alahis salam that he was expecting his physical son to be yadgar"

الجواب۔۔۔ آپ کہتے ہیں کہ جناب مقبول احمد صاحب کا سوال حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر اور تفسیر کی بنیاد پر ہے کہ آپؑ پسرش یادگار کو اپنا جسمانی لڑکا سمجھ رہے تھے۔ اس ضمن میں گذارش ہے کہ پسرش یادگار کے سلسلہ میں حضورؑ کی تشریح و توضیح کی روشنی میں ہر انسان کا حق ہے کہ وہ جو سمجھنا چاہے تو وہ سمجھتا پھرے۔ کسی کے کچھ سمجھنے سے وہ وہ نہیں ہوجایا کرتا جو کوئی اُسے سمجھ رہا ہوتا ہے۔ مثلاً عیسائی حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نعوذ باللہ خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔ اب سوال ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی گمراہ اُمت (جس کی تعداد دنیا میں قریباً ڈیڑھ اَرب ہے) کے آپؑ کو ابن اللہ سمجھنے سے کیا آپؑ خدا کا بیٹا بن سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح لیکھرام پشاوری حضرت مرزا صاحبؑ کو نعوذ باللہ کاذب اور فریب کار سمجھتا تھا۔ اب کیا لیکھرام پشاوری کے ایسا سمجھنے سے کیا حضرت مرزا صاحبؑ نعوذ باللہ کاذب اور فریب کار ہوسکتے ہیں؟؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح مکہ کے مشرکین اور منکرین یعنی ابوجہل اینڈ کمپنی بھی آنحضرت ﷺ کو نعوذ باللہ

مجنون اور ساحر کہا کرتے تھے۔تو اِن مشرکین اور منکرین کے ایسا کہنے اور سمجھنے سے کیا آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ مجنون اور ساحر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔اسی طرح آپ جناب قیس مینائی کے حوالے سے لکھتے ہیں ۔ محمود کا منکر بھی منکر ہے مسیحا کا اِنکارِ مسیحا کا انکارِ محمد ہے

جواباً گذارش ہے کہ ہر انسان کے اپنے اپنے ذوق کی بات ہوتی ہے۔اور جناب قیس مینائی صاحب کی اپنے شعر میں کسی دلیل کے بغیر فقط یہ شاعرانہ تعلّی ہے وبس۔۔کوئی کسی کو جو سمجھنا چاہے سمجھ سکتا ہے کیونکہ دین میں کوئی جبر نہیں۔لیکن لوگوں کے سمجھنے سے جھوٹ سچ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی سچ جھوٹ ہوجایا کرتا ہے۔

پسرش یادگار کے سلسلہ میں جہاں تک جناب مقبول احمد صاحب کے نقطہ نظر کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ حضورؑ کی تحریر اور تفسیر کے مطابق اور آپکی فہم وفراست اور آپکی خواہش کے پیش نظر یہی تاثر ملتا ہے کہ آپؑ موعود زکی غلام یعنی پسرش یادگار کو اپنا جسمانی لڑکا خیال کرتے تھے۔اور پھر ساری زندگی آپؑ اپنے اس پسرش یادگار کو اپنی اولاد میں ڈھونڈتے بھی رہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی اور فیصلے کے مطابق آپکا وہ پسرش یادگار آپکے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا۔اب ملہم کی خواہش اور افراد جماعت احمدیہ کی خواہش اپنی اپنی جگہ پر بجا ہیں۔ لیکن ہمارا خدا ہماری خواہشوں کا پابند تو نہیں ہے۔واضح رہے کہ انسان صرف خواہشیں کر سکتے ہیں لیکن عملاً وہی ہوا کرتا ہے جو ہمارا مالک چاہتا ہے۔اب پسرش یادگار کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ پر تیرہ (۱۳) الہامی بشارتوں کی شکل میں جو الہامی کلام نازل فرمایا ہوا ہے۔ اِس مبشر الہامی کلام میں اللہ تعالیٰ نے قطعی طور پر یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی حضورؑ کا موعود پسرش یادگار آپکا کوئی جسمانی لڑکا نہیں ہوگا بلکہ وہ ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد آپکی ذریت یعنی آپکی جماعت میں پیدا ہونے والا آپکا کوئی روحانی فرزند ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو احمد قرار دینا تھا۔یعنی اُس کا ایک روحانی نام احمد بھی ہوگا۔شاید اِسی مناسبت سے ۱۹۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک خواب دکھایا تھا۔اور میں نے اس خواب کا ذکر غلام مسیح الزماں کے صفحہ ۸۹ پر کیا ہوا ہے۔۔۔''خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں حضرت امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوں اور حضورؑ مجھ سے مخاطب ہوکر غالباً دو دفعہ فرماتے ہیں۔''عبدالغفار احمد گلنار''۔ ''احمد گلنار'' کے معانی کی یہ تفہیم دی گئی کہ ''سرخ احمد''

اب جہاں تک پسرش یادگار کے سلسلہ میں نازل ہونے والے مبشر الہامی کلام کا تعلق ہے تو یہ کلام حضورؑ پر قرآن کریم کی اتباع اور اُس سنت کے مطابق نازل ہوا تھا جو کہ قرآن کریم میں وارد ہوچکی ہے جیسا کہ اسی ضمن میں حضرت حکم وعدل امام مہدی ومسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مہیمن اور پیشرو کے ہے جو قرآن میں وارد ہوچکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتوں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۱)

مزید برآں حضورؑ یہ بھی فرماتے ہیں کہ آپؑ پر نازل ہونیوالا الہامی کلام اسی طرح سچا اور معتبر ہے جس طرح قرآنی وحی سچی ہے۔آپؑ اپنے فارسی منظوم کلام (نزول المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحات ۴۷۷، ۴۷۸) پر فرماتے ہیں۔

(۱) آں چہ من بِشنَوم ، زِ وَحی خُدا بخُدا پاک دَانَمش ، زِ خطا

جو کچھ خدا کی وحی سے میں سنتا ہوں۔ خدا کی قسم میں اُسے غلطی سے پاک سمجھتا ہوں

(۲) ہمچو قرآن ، منزّہ اَش دانَم اَز خطا ہا ، ہمیں ست اِیمانم

میں اُسے قرآن کی طرح غلطیوں سے پاک جانتا ہوں۔ اور یہی میرا ایمان ہے

(۳) بخدا ، ہست ایں کلامِ مجید اَز دہانِ خدائے و مجید

خدا کی قسم یہ خدا کا کلام ہے۔ اور وہ خدائے قدوس اور بزرگ اور واحد خدا کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

(۴) آں یقینے کہ بود عیسیٰ را بر کلامے ، کہ شُد برُو اَلقا

وہ یقین جو عیسیٰؑ کو اُس کلام پر تھا۔ جو اُس پر نازل ہوا۔

(۵) واں یقینِ کلیم بر تَورات واں یقین ہائے سَیِّدُ السَّاداتؐ

اور وہ یقین جو موسیٰؑ کو تورات پر تھا۔ اور وہ یقین جو سیّد المرسلین کو حاصل تھا۔

(۶) کم نَیم ، زاں ہمہ برُوئے یقین ہرکہ گوید دروغ ، ہست لعیں

میں یقین کے معاملہ میں اُن میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔ جو جھوٹ بولتا ہے وہ لعنتی ہے۔

جناب ملک منور احمد صاحب۔ اور آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے مامورین صرف اور صرف اس چیز کی صحت کیلئے جواب دہ ہوتے ہیں جو اُن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتی ہے۔ وہ اپنے اجتہاد اور اپنی قیاسی تشریح وتوضیح کے ذمہ دار نہیں ہوتے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔۔۔

''مَاحَدَّثْتُکُمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فَھُوَ حَقٌّ وَمَا قُلْتُ فِیْہِ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ'' (ترمذی۔ ابواب الصلوٰۃ۔ باب ماجاء فی وصف حدیث نمبر ۱۱۰ الصلوٰۃ) فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَ اُصِیْبُ۔ (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲)'' یعنی جو بات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہوں وہ حق ہے مگر جو اسکی تشریح میں اپنی طرف سے کروں اسکے متعلق یاد رکھو کہ میں انسان ہوں۔ کبھی میرا خیال درست ہوگا اور کبھی نادرست۔

اسی طرح لکھا ہے:۔ ''اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ یَجْتَھِدُ فَیَکُوْنُ خَطَاً۔'' (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲) کہ آنحضرت ﷺ کئی دفعہ اپنی وحی کی تعبیر یا تشریح اپنی طرف سے فرماتے تھے تو بعض دفعہ غلط بھی ہوتی تھی۔'' (احمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۵۰۷)

اس طرح اسی ضمن میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔۔۔ ''اَنبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ اُنکی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام۔'' (اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۵)

اب میں پسرش یادگار کے حوالہ سے اُس قصیدہ کی طرف آتا ہوں جس میں یہ مشہور زمانہ شعر پایا جاتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ دہلی کے ایک مردِ باخدا نعمت اللہؒ صاحب کا ۵۶۰ھ ہجری میں لکھا ہوا یہ فارسی قصیدہ جو پچپن (۵۵) اشعار پر مشتمل ہے۔ اس الہامی قصیدہ میں نعمت اللہ صاحبؒ

نے پسرش یادگار کو احمد فرماتے ہوئے اُسکے متعلق بہت کچھ بیان فرمایا ہوا ہے۔نعمت اللہؓ صاحب نے اپنے قصیدہ میں جو کچھ پسرش یادگار کے متعلق فرمایا ہوا ہے۔اُن واقعات اور نشانیوں کے مطابق وہ احمد، وہ پسرش یادگار ابھی تک دنیا میں ظاہر ہی نہیں ہوا ہے۔اس حقیقت کے اثبات کیلئے خاکسار اس قصیدہ کے چند اشعار یہاں نقل کرتا ہے۔اور یہ بھی واضح رہے کہ نعمت اللہ صاحبؓ اپنے قصیدہ کے آغاز میں فرماتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) قدرت کردگارے بینم حالت روزگارے بینم

خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھ رہا ہوں اور زمانے کے بدلتے ہوئے حالات دیکھ رہا ہوں

(۲) اَز نجوم ایں سخن نمے گویم بلکہ اَز کردگارے بینم

میں یہ باتیں علم نجوم کی بناء پر نہیں کہہ رہا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کہہ رہا ہوں یعنی یہ سب کچھ الہام کی روشنی میں کہہ رہا ہوں

نعمت اللہؓ صاحب اپنے قصیدے میں پسرش یادگار کے متعلق آگے فرماتے ہیں۔

(۳۳) چوں زمستان بے چمن بگذشت شمس خوش بہارے بینم

اس شعر کا لفظی ترجمہ کچھ اس طرح ہے۔۔چونکہ سردی کا موسم بغیر باغ کے گزر گیا۔اس لیے اب سورج (دھوپ) کو خوشگوار دیکھ رہا ہوں۔ لیکن حضورؑ اس شعر کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں۔۔زمستان بے چمن مُراد یہ ہے کہ جب تیرھویں صدی کا موسم خزاں گزر جائیگا تو چودھویں صدی کے سر پر آفتاب بہار نکلے گا یعنی مجددِ وقت ظہور کریگا۔

(۳۴) دورِ اُو چوں شود تمام بکام پسرش یادگارے بینم

اُس کا زمانہ جب مقصد کے مطابق ختم ہوجائیگا تو اُس کا بیٹا اُسکی یادگار کے طور پر دیکھ رہا ہوں

(خاکسار پہلے ذکر کر چکا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود میں دو نشانوں یا دو وجودوں کی بشارت دی گئی ہے۔ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور دوسرا ایک زکی غلام۔اِس زکی غلام کو حضورؑ نے مصلح موعود کے نام سے پکارا ہے۔اور یہی زکی غلام یعنی مصلح موعود حضورؑ کا جسمانی کی بجائے روحانی فرزند ہے۔یہی موعود زکی غلام وہ موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے جس کی آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو بشارت دی ہوئی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔''عَنِ ابۡنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ مَرۡفُوۡعًا قَالَ لَنۡ تَھۡلُکَ اُمَّۃ'' اَنَا فِیۡ اَوَّ لِھَا وَ عِیۡسیٰ بۡنُ مَرۡیَمَ فِیۡ اٰخِرِھَا وَ الۡمِھۡدِیۡ وَسَطِھَا۔'' (کنز العمال ۲ / ۱۸۷۔ جامع الصغیر ۲ / ۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۰۲) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جسکے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

اور یہی وہ موعود زکی غلام (مسیح عیسیٰ ابن مریم) ہے جس کے نزول کیساتھ ''ھُوَ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ۔(التوبہ۔ ۳۳ / الفتح۔ ۲۹ / الصّف۔ ۱۰)'' وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق

دے کر بھیجا تا کہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے گو مشرکوں کو یہ بات بہت ہی بُری لگے۔

جیسا کہ اِسی آیت کے ضمن میں حضورؑ فرماتے ہیں۔

(۱) ''ھُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (الصّف۔۱۰)۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبۂ کاملہ دین اِسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُنکے ہاتھ سے دین اِسلام جمیع آفاق اور اَقطار میں پھیل جائے گا۔'' (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ)

حضورؑ کا مذکورہ بیان ۱۸۸۴ء کا ہے جب آپ لاعلمی میں عامۃ المسلمین کی طرح حیات مسیح کے قائل تھے۔ لیکن ۱۸۹۹ء میں آپؑ اسی آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

(۲) ''تخمیناً عرصہ بیس برس کا گزرا ہے کہ مجھ کو اس قرانی آیت کا الہام ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ۔ اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنی سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور اس جگہ یاد رہے کہ یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔ سو جس قدر اَولیاء اور ابدال مجھ سے پہلے گزر گئے ہیں۔ کسی نے اِن میں سے اپنے تئیں اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا۔ اور نہ یہ دعویٰ کیا کہ اس آیت مذکورہ بالا کا مجھ کو اپنے حق میں الہام ہوا ہے۔ لیکن جب میرا وقت آیا تو مجھ کو یہ الہام ہوا اور مجھ کو بتلایا گیا کہ اس آیت کا مصداق تو ہے اور تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دین اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ہوگی۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحات ۲۳۱ تا ۲۳۲۔ حاشیہ)

میرے اِلہی فہم و فراست کے مطابق دین اسلام کا یہ غلبہ محمدی مریم کے روحانی فرزند یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں (جس کو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ پر نازل ہونے والے الہامی کلام میں مسیح عیسیٰ ابن مریم بھی فرمایا ہوا ہے) کے وقت میں ہونا قرار پایا ہے۔ اور موعود زکی غلام کے ہاتھوں سے دین اسلام کی فتح اور غلبہ کا ہونا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے ہاتھوں سے ہوا ہے۔ جیسا کہ اسی ضمن میں آپؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷) پر فرماتے ہیں۔۔۔۔ ''ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ظاہر پر ہی اِن بعض حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جاوے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اِن پیشگوئیوں کو اِس عاجز کے ایک ایسے کامل مُتَّبِع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنا فی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی رُوپ لے لیں اور خدا تعالیٰ کا فضل اُنہیں وہ مرتبہ ظِلّی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا۔ تو اِس صورت میں بلاشبہ اُن کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے

جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں شامل ہے۔ اِسلئے وہ جز واور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظِلّی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اِس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی رُوحانی یگانگت کی راہ سے متمّم ومکمّل ہیں اور اُن کو اُن کے پھلوں سے شناخت کروگے۔''

اب قصیدہ میں اگلے اشعار اِسی زکی غلام (روحانی فرزند) سے متعلقہ ہیں۔ حضرت نعمت اللہ صاحبؓ فرماتے ہیں۔

(۳۵) بندگان جناب حضرت اُو سر بسر تاجدارمے بینم

آنجناب (پسرش یادگار) کی خدمت میں رہنے والے خادموں کو سر پر سرداری کا تاج رکھے دیکھ رہا ہوں

(۳۶) بادشاہ تمام ہفت اقلیم شاہ عالی تبارمے بینم

بلند مقام بادشاہ (پسرش یادگار) کو دنیا کی سات ولایتوں پر بادشاہی کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں

(۳۷) صورت وسیرتش چو پیغمبر علم وحلمش شعار مے بینم

اِس شاہ عالی مقام (پسرش یادگار) کی صورت وسیرت پیغمبر جیسے ہوگی۔ اور اُس کا شعار (طریقہ) علم وحلم ہوگا (یا علم وحلم کو اُس کا شعار دیکھ رہا ہوں)۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں موعود زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دِل کا حلیم''۔

(۳۸) ید بیضا کہ با اُو تابندہ باز باذوالفقارمے بینم

اُس (پسرش یادگار) کے ید بیضا (سفید ہاتھ) میں ذوالفقار جیسی تلوار کو چمکتا دمکتا دیکھ رہا ہوں

(۳۹) گلشن شرع راہمے بوئیم گل دین رابہارمے بینم

شریعت کے باغ کو سونگھ رہا ہوں اور دین کے پھولوں کو پھلوں میں بدلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں

(۴۰) تا چہل سال اے برادر من دور آں شہسوارمے بینم

اِس شاہ عالی مقام اور شہسوار عالم (پسرش یادگار) کا زمانہ چالیس سالوں پر چھایا ہوا دیکھ رہا ہوں

(۴۱) عاصیاں از امام معصوم خجل وشرمسارمے بینم

گناہگاروں (مجرموں) کو میں اِس امام معصوم (پسرش یادگار) سے شرمندہ وشرمسار دیکھ رہا ہوں

(۴۲) غازی دوستدار دشمن کش ہمدم ویارغارمے بینم

اُس امام عالی مقام (پسرش یادگار) کی یہ صفات ہونگی۔ وہ غازی، دوست دار اور دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتارنے والے، ہمدم اور یارغار (گہرے دوست) ہونگے

(۴۳) زینت شرع ورونق اسلام محکم واستوار مے بینم

شریعت کی زینت اوراسلام کی رونق محکم اور مضبوط ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں

(۴۴) گنج کسریٰ ونقد اسکندر ہمہ بر روئے کار مے بینم

کسریٰ ایران کے خزانے اوراسکندر کے مال کواستعمال ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں

(۴۵) بعد ازاں خود امام خواہد بود بس جہاں را مدار مے بینم

اس کے بعد (پسرش یادگار) خود امام ہونگے۔دنیا کے ایک بڑے حصے کواُنہیں مرکز اور مدار تسلیم کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں

(۴۶) اح م ودال مے خوانم نام آں نامدار مے بینم

میں اُنہیں (پسرش یادگار) کواح م د پڑھتا ہوں (یعنی احمد) اوراُن کا نامِ گرامی بہت مشہور ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں

جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس موعود پسرش یادگار کے متعلق فرماتا ہے۔۔۔''جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔''

(۴۷) دین ودنیا از وشود معمور خلق زو بختیار مے بینم

دین اور دنیا اُن (پسرش یادگار) کی سعادتوں اور برکتوں سے بھر جائیگی اور مخلوق خدا اُنکی وجہ سے بہت سعادت منداور بخت ور ہوجائیگی

(۴۸) مہدی وقت وعیسی دوراں ہر دو را شہسوار مے بینم

میں وقت کے مہدیؑ اور زمانے کے عیسیٰؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ دونوں اپنے زمانے کے شہسوار ہونگے۔واضح رہے کہ شعر میں اللہ تعالیٰ خبر دے رہا ہے کہ پسرش یادگار کے وجود میں مہدوی اور عیسوی دونوں صفات جلوہ گر ہوں گی۔

(۴۹) ایں جہاں را چو مصر مے نگرم عدل اُو را حصار مے بینم

پسرش یادگار کے وقت میں میں اِس دنیا کو ایک شہر کی طرح دیکھ رہا ہوں اور اِسکے عدل کو قلعہ بنتے دیکھ رہا ہوں

(۵۰) ہفت باشد وزیر سلطانم ہمہ را کامگار مے بینم

میرے بادشاہ (پسرش یادگار) کے سات وزیر ہونگے اور میں تمام کو کامیاب اور کامران دیکھ رہا ہوں

(۵۱) بر کف دست ساقی وحدت بادۂ خوشگوار مے بینم

اِس ساقی وحدت (پسرش یادگار جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ (Virtue is God) بخشا ہے۔جس میں کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اُس کا لاشریک ہونا ثابت کیا گیا ہے) کے ہاتھ کی ہتھیلی پر خوش مزہ اور خوشگوار شراب کا جام دیکھ رہا ہوں

جناب منور احمد صاحب، جناب مقبول احمد صاحب اور جناب محمود احمد صاحب۔آپ سب سے گذارش ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ متذکرہ بالا اشعار جو نعمت اللہؒ صاحب نے پسرش یادگار کے متعلق لکھے ہیں۔خاکسار کا آپ تینوں سے سوال ہے کہ جو کچھ نعمت اللہؒ صاحب نے پسرش یادگار کے سلسلہ میں لکھا ہے۔کیا وہ اس وقت سب کچھ دنیا میں رُونما ہو چکا ہے؟؟ اگر تو رُونما ہو چکا ہے تو پھر آپ ضرور جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بطور پسرش یادگار سمجھیں بھی اور یاد بھی کیا کریں۔اور اگر جو نعمت اللہ صاحب نے پسرش یادگار کے بارے میں فرمایا ہے۔اس کا عشر عشیر بھی وقوع پذیر نہیں ہوا بلکہ دین اسلام اب جس مظلومی کی حالت میں ہے کہ اب سے پہلے اس قسم کی مظلومی کا زمانہ اسلام پر کبھی نہیں آیا ہوگا۔کیا آج دجالی قوتوں نے دین اسلام کو ایک دہشت گرد مذہب اور مسلمانوں کو دہشت گرد قرار نہیں دیا ہوا۔یہ جو میں کہہ رہا ہوں۔اگر اس وقت یہ سچ اور حق ہے تو پھر آپ لوگوں کو چاہیے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سلسلہ میں اپنی خواہشوں پر لعنت بھیجتے ہوئے جو حق ہے اُس پر غور و فکر کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کیجئے۔۔۔

مرے پکڑنے کی قدرت تجھے کہاں صیاد　　کہ باغ حسن محمدؐ کی عندلیب ہوں میں

اقول۔۔۔آگے ملک منور صاحب مناظروں کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

"moreover its hard to sit down one day and call all community and decide every thing in one sitting ,evey body mind think in different directions at different times,what ever question come to mind naturly is better than a professional munazara, end of which is annoucement of winner but its actualy is defeat of both."

الجواب۔۔۔سوال کنندہ نے مناظروں کے متعلق جو فرمایا ہے۔اُنکا یہ مکمل طور پر گمراہ کن بیان ہے اور اِن میں کوئی صداقت نہیں ہے۔اگر مناظرہ کرنا اتنا ہی بے فائدہ اور لغو چیز ہوتی تو ہمارے آقا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ اپنی زندگی میں مسلمانوں اور عیسائیوں سے کبھی مناظرے نہ کرتے۔لیکن آپؑ نے مناظرے کیے اور اِنکے نتیجے میں بھلے مخالف پارٹیوں نے حقیقت کو تسلیم نہ کیا لیکن عامۃ الناس کو اِن مناظروں کا ضرور فائدہ ہوا اور اُنہیں حق اور سچ کو سمجھنے اور پانے میں بڑی مدد ملی تھی۔مناظروں اور باہمی گفتگو کے سلسلہ میں ہی حضورؑ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں اپنے ایک عزیز کو خط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اور میں نے آپکے اس بیان کو افسوس کیساتھ پڑھا جو آپ فرماتے ہیں کہ مجرد قیل وقال سے فیصلہ نہیں ہوسکتا۔میں آپ کو از راہ تودّد و مہربانی ورحم اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اکثر فیصلے دنیا میں قیل وقال سے ہی ہوتے ہیں یہاں تک کہ صرف باتوں کے ثبوت یا عدم ثبوت کے لحاظ سے ایک شخص کو عدالت نہایت اطمینان کیساتھ پھانسی دے سکتی ہے اور ایک شخص کو تہمت خون سے بری کرسکتی ہے۔واقعات کے ثبوت یا عدم ثبوت پر تمام مقدمات فیصلہ پاتے ہیں کسی فریق سے یہ سوال نہیں ہوتا کہ کوئی آسمانی نشان دکھلاوے تب ڈگری ہوگی یا فقط اس صورت میں مقدمہ ڈسمس ہوگا کہ جب مدعا علیہ سے کوئی کرامت ظہور میں آوے۔بلکہ اگر کوئی مدعی بجائے واقعات کے ثابت کرنے کے ایک سوئی کا سانپ بنا کر دکھلا دیوے یا ایک کاغذ کا کبوتر بنا کر عدالت میں اُڑا دے تو کوئی حاکم صرف اِن وجوہات کے رُو سے اُس کو ڈگری

نہیں دے سکتا جبتک باقاعدہ صحت دعویٰ ثابت نہ ہو اور واقعات پر کھے نہ جائیں۔پس جس حالت میں واقعات کا پرکھنا ضروری ہے اور میرا یہ بیان ہے کہ میرے تمام دعاوی قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اَولیاء گذشتہ کی پیشگوئیوں سے ثابت ہیں اور جو کچھ میرے مخالف تاویلات سے اصل مسیح کو دوبارہ دنیا میں نازل کرنا چاہتے ہیں۔نہ صرف عدم ثبوت کا داغ اُن پر ہے بلکہ یہ خیال محال بہ بداہت قرآن کریم کی نصوص بینہ سے مخالف پڑا ہوا ہے اور اسکے ہر یک پہلو میں اس قدر مفاسد ہیں اور اس قدر خرابیاں ہیں کہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص اِن سب کو اپنی نظر کے سامنے رکھ کر پھر اُس کو بدیہی البطلان نہ کہہ سکے تو پھر اِن حقائق اور معارف اور دلائل اور براہین کو کیونکر فضول قیل وقال کہہ سکتے ہیں قرآن کریم بھی تو بظاہر قیل وقال ہی ہے جو عظیم الشان معجزہ اور تمام معجزات سے بڑھ کر ہے معقولی ثبوت تو اوّل درجہ پر ضروری ہوتے ہیں بغیر اسکے نشان ہیچ ہیں۔ یادرہے کہ جن ثبوتوں پر مدعا علیہ کو عدالتوں میں سزائے موت دی جاتی ہے وہ ثبوت اُن ثبوتوں سے بڑھ کر نہیں ہیں جو قرآن اور حدیث اور اقوال اکابر اور اولیاء کرام سے میرے پاس موجود ہیں مگر غور سے دیکھنا اور مجھ سے سننا شرط ہے۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۵ صفحات ۳۵۶ تا ۳۵۷)

ملک منور صاحب اور مقبول صاحب۔قرآن کریم کی روشنی میں زکی غلام سے متعلقہ مبشر الہامات قطعی طور جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو جھٹلا دیتے ہیں۔اگر وہ اپنا دعویٰ موعود لڑکا تک محدود رکھتے تو پھر اُنکا دعویٰ صحیح ہوتا۔لیکن اُنہوں نے ایک ایسا دعویٰ مصلح موعود کر کے جس کے وہ دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے۔جماعت احمدیہ میں نہ صرف احمدیوں کو گمراہ کیا ہے بلکہ جماعت میں ایک عظیم فتنہ وفساد بھی پیدا کر دیا ہے۔اور یہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جھوٹے دعویٰ کا ہی کیا دھرا ہے جو آج میں اور میرے اہل وعیال اور میری جماعت کے لوگ اخراج اور مقاطعہ کی سزائیں بھگت رہے ہیں۔اگر جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے حوالہ سے جماعت احمدیہ قادیان کے پاس کوئی حق ہوتا تو یہ لوگ کبھی کے دلائل کے میدان میں خاکسار کو ناک آؤٹ کر چکے ہوتے۔اِن کا میرے ساتھ گفتگو سے بھاگنا بتاتا ہے کہ اُنہیں بھی علم ہے کہ یہ لوگ خاکسار کے بالمقابل میدان میں آکر جناب خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو سرسبز نہیں کر سکتے؟ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی خاکسار کے دعویٰ مذاق نہ سمجھیں بلکہ سنجیدگی کیساتھ آخری سفر کا بلاوا آنے سے پہلے اسے سمجھ کر حق کو پانے کی کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی توفیق بخشے آمین۔

اقول۔۔۔وہ آگے لکھتے ہیں۔

"i always listen to every khutba very carefuly,like i listen to the khutba of 4th april and at the end compare that there is no resemblence in the sense of paidaish e masih to hazrat maryam and rohani son to hazrat masih.in first maryam she actualy get pregnent but secon maryam not,first maryam give birth to a child secon not,first give birth to physical sone secon not,first physical son was promised son ,second's was not(its still disputed that son was born in opposition to sunnatallah)the allegation on maryam is not proved from quran o hadith but no mushabihat found in all this that is ambiguity in understanding,listen to khutba carefuly in frist maryam her mother make a dua but in secon maryam no

such dua is on record.moreover masih maood alahis salam said he is himself at the muqam of maryam and he himself is son."

الجواب۔۔۔خاکسار نے اپنے گذشتہ ۴/اپریل ۲۰۰۴ء کے خطبہ جمعہ میں موسوی مریم اور محمدی مریم کے بارے میں جو مضمون بیان کیا تھا۔اس مضمون کے دو حصے تھے۔ایک حصہ دونوں مریموں کے درمیان مشابہت کا تھا جبکہ دوسرا حصہ اِن میں فرق سے متعلق تھا۔ مشابہت کا جو پہلو ہے وہ الہامی کلام کے رنگ میں پورا ہوجاتا ہے جو دونوں مریموں پر اپنے اپنے وقت میں نازل ہوا تھا۔خاکسار نے اپنے گذشتہ ۴/اپریل کے خطبہ جمعہ میں اسی مشابہتی پہلو کا ذکر کیا تھا۔دوسرا پہلو جو دونوں مریموں میں فرق سے متعلق ہے۔وہ میں خطبہ کی طوالت کی وجہ سے بیان نہ کرسکا۔سوال کنندہ نے دونوں مریموں میں فرق سے متعلق جن چند اُمور کا ذکر کیا ہے۔اِن میں سے اُنکی بعض باتیں بالکل سچ ہیں اور خاکسار اِن سے اتفاق کرتا ہے۔لیکن واضح رہے کہ دونوں مریموں میں بعض فرق ضرور ہیں اور خاکسار اِن کے متعلق یہاں کچھ کہنا چاہتا ہے۔دونوں مریموں میں اَفراق کے سلسلہ میں واضح رہے کہ۔۔۔

(۱)موسوی سلسلہ میں حضرت مریم ایک پرہیزگار اور کامل عورت تھی۔برخلاف اسکے محمدی سلسلہ میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ ایک کامل مرد تھے۔

(۲)موسوی مریم کنواری تھی اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔بشارت کے بعد یہ موعود زکی غلام اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کیساتھ کنواری مریم کے بطن سے بطور جسمانی بیٹا پیدا ہوا تھا۔برخلاف اسکے محمدی مریم جو ایک کامل مرد تھا۔آپؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے آپکی دعا کے نتیجہ میں ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ میں سچائی کی روح پھونک کر آپ کو روحانی طور پر حاملہ کردیا۔بعدازاں الٰہی علم اور رضا کے مطابق اس مبشر اور موعود زکی غلام نے محمدی مریم کے ہاں بطور روحانی فرزند آپکی ذریت یعنی آپکی جماعت میں پیدا ہونا قرار پایا۔سوال کنندہ کا یہ خیال کرنا کہ کنواری موسوی مریم تو حاملہ ہوئی تھیں لیکن محمدی مریم حاملہ نہیں ہوئیں۔ یہ ایک بالکل غلط بات ہے۔یہ خیال بھی بالکل غلط ہے کہ سنت اللہ کے مطابق محمدی مریم کے ہاں جسمانی فرزند پیدا ہونا تھا نہ کہ روحانی فرزند اور یہ ایک متنازعہ اَمر ہے۔یہ متنازعہ امر اس لیے نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام سے متعلقہ اپنے مبشر الہامی کلام میں محمدی مریم پر اور آپکی توسط سے آپکی جماعت پر قطعی طور پر یہ ظاہر فرمادیا تھا کہ محمدی موعود زکی غلام (مسیح عیسیٰ ابن مریم) اُس کا روحانی فرزند ہوگا۔

(۳)موسوی مریم کی والدہ نے مریم کی پیدائش سے پہلے ہی اُسے اللہ تعالیٰ کے حضور وقف کردیا تھا۔لیکن برخلاف اسکے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے سلسلہ میں اس قسم کے واقعہ کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

(۴)اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق کنواری موسوی مریم کے بطن سے چونکہ موعود زکی غلام بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا تھا لہٰذا اس وجہ سے موسوی مریم پر بدکرداری اور بدکاری کے الزامات لگے تھے۔لیکن برخلاف اسکے محمدی مریم چونکہ روحانی طور پر حاملہ ہوئی تھی لہٰذا اُس پر روحانی رنگ میں بدکرداری اور بدکاری کے الزامات لگے تھے۔مثلاً آپکے دعاوی کے بعد آپؑ کو نعوذ باللہ کاذب،مفتری اور مجنون وغیرہ

قرار دیا گیا تھا۔لہٰذا سوال کنندہ کا یہ فرمانا کہ کنواری موسوی مریم پر تو بدکرداری اور بدکاری کے الزامات لگے تھے اور محمدی مریم پر نہیں لگے تھے۔یہ بالکل ایک غلط خیال ہے۔

اِن چاروں افراق کے علاوہ خاکسار اس بات کی بھی وضاحت کرنا چاہتا ہے کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے زکی غلام یعنی مسیح عیسیٰ ابن مریم کی بشارت کو اپنی ذات پر بھی چسپاں کیا تھا۔یعنی آپؑ بذات خود بھی مریمی روحانی مقام سے عیسوی روحانی مقام کی طرف منتقل ہوئے تھے۔اور محمدی مریم کی یہ توجیہ اپنے وقت میں آپ کیلئے بھی درست تھی لیکن امر واقع اور حق بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ زمانے میں (آپکی دعا اور توجہ اور آپکی برکت کے نتیجہ میں) کسی روحانی وجود (زکی غلام) کو روحانی طور پر پیدا کرنے کیلئے پہلے آپ کو مریمی روحانی مقام بخشا تھا۔جیسا کہ آپؑ اسی ضمن میں حقیقۃ الوحی (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحات ۳۵۰،۳۵۱ حاشیہ) پر فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اِس اُمت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہوگئی اور اب ظاہر ہے کہ اِس اُمت میں بجز میرے کسی نے اِس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں۔ضرور ہے کہ اس اُمت میں کوئی اِس کا مصداق ہو۔۔۔۔پس اس تمام اُمت میں وہ میں ہی ہوں میرا ہی نام خدا نے براہین میں پہلے مریم رکھا اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار دیا۔پس اس آیت کا میں ہی مصداق ہوں۔میرے سوا تیرہ (۱۳۰۰) سو برس میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔جس سے میں عیسیٰ بن گیا۔خدا سے ڈرو۔اس میں فکر کرو۔''

محمدی مریم کے روحانی وجود سے آگے محمدی مسیح ابن مریم کی روحانی پیدائش کے سلسلہ میں آپؑ فرماتے ہیں۔

''اِس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذُرّیت میں سے ہے جس کا نام اِبن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔''(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

محمدی مریم کی دعا کے نتیجہ میں آپکے وجود سے پیدا ہونے والے عیسیٰ کے متعلق ایک الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ محمدی مریم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔۔۔ ؎ زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید

ترجمہ۔خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے (تذکرہ صفحہ۔ ۶۸۴)

اقول۔۔۔سوال کنندہ آگے لکھتا ہے۔

"i have seen different denominations which call themselve as ahmadi when address the opponent use the word of qadyani as hate,qadyani is the name of hazrat masih maood alahis salam,which he used several time in his books and ishtiharat(mirza ghulam ahmad qadyani)one who is claiming that he send darood on hazrat masih maood alahis salam could not be one who hate his birth place the place where

he live his entire life and where he is burreid and the town which is used in his kalam with his name as introduction and give nisbat to him

main tha ghareeb o bay kass o gum nam o bah huner**koee nah janta tha keh hay qadian kidher

phir daikhtay ho kaisa rajoh e jahan hova***ik marja e khawas yahee qadian hova

qadain and hazrat masih maood alahis salam could not be seprated,some people has seprated themselve from qadian,from his aualad,from his mizar but are using his books for debates and his name(maireee samj main kutch nahain aata tairee marzee kiya hay data)"

الجواب۔۔۔اس ضمن میں اولاً جواباً گذارش ہے کہ قادیانی کا لفظ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے نام کا اسی طرح حصہ نہیں ہے جس طرح ناصری حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نام کا حصہ نہیں ہے۔آپؑ کا نام آپکے والدین نے مرزا غلام احمد رکھا تھا۔ہاں چونکہ آپؑ قادیان میں پیدا ہوئے تھے لہٰذا حضورؑ نے اگر زندگی میں اپنے نام کیساتھ قادیانی کا لفظ لکھا تھا تو فقط اس قصبہ سے اپنی نسبت ظاہر کرنے کیلئے لکھا تھا۔وگرنہ قادیانی کا لفظ آپکے نام کا حصہ ہرگز نہیں ہے۔

ثانیاً۔یہ بھی واضح رہے کہ جن قصبوں میں اللہ تعالیٰ کے مرسلین مبعوث ہوتے ہیں۔ایسی جگہیں مرسلوں کی بعثت سے مبارک ہوجایا کرتی ہیں لیکن مرسل کی پیدائش اور اُسکی بعثت سے پہلے یہ جگہیں ظلمت کی جگہ ہوا کرتی ہیں۔خاکسار یہاں مکہ کی مثال پیش کرتا ہے۔مکہ ایک مقدس شہر ہے کیونکہ یہاں خانہ خدا موجود ہے۔یہ بھی مکہ کو ایک فضیلت حاصل ہے کہ اس شہر کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ (ال عمران۔۹۷) پہلا گھر جو بنی نوع انسان کیلئے بنایا گیا یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے۔وہ برکت دیا گیا اور تمام جہانوں کیلئے ہدایت ہے۔

لیکن حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے تولد سے پہلے تک برکت دیا گیا اور تمام جہانوں کیلئے ہدایت کا موجب بنایا گیا یہ شہر ایک ظلمت کی جگہ بنا ہوا تھا۔وہ خانہ خدا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی توحید اور واحدانیت کے اظہار کیلئے تعمیر کروایا تھا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے۔وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (البقرہ۔۱۲۸۔۱۲۹)

مکہ میں یہی خانہ خدا آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت ۳۶۰ بتوں سے اَٹا پڑا تھا۔یہاں کے لوگ ہر قسم کی جہالت کا شکار تھے۔شرک و بت پرستی کے علاوہ شرابی اور کبابی ہونے کیساتھ ساتھ نوزائیدہ بچیوں کو زندہ درگور بھی کر دیا کرتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل اللہ کی دعا کے نتیجہ میں اس شہر میں سب نبیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے اور احمد مجتبےٰ ﷺ کو پیدا کیا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (البقرہ۔۱۳۰) اور اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم الشان رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں

کتاب کی تعلیم دے اور (اسکی) حکمت بھی سکھائے اور اُنکا تزکیہ بھی کرے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

مکہ کے لوگ اتنے ظالم تھے کہ اِنکے مظالم سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ کے عظیم رسول ﷺ کو مجبوراً مدینہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ اور پھر ۲۳ سال کی خونریزی کے بعد بالآخر مکہ فتح ہوا اور اس طرح دین اسلام اور بانئے اسلام کا مولِد بن کر یہ شہر ایک بار پھر معزز بن گیا۔ یہی حال حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی جنم بھومی قادیان کا تھا۔ آپکے تولد اور بعثت تک یہ قصبہ بھی ظلمت کی جگہ تھا۔ اِسکے باشندے بے دین اور ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلاء تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضورؑ کو بتایا تھا کہ قادیان یزیدی صفت لوگوں کا مولِد ہے۔ اس ضمن میں آپؑ فرماتے ہیں۔

''صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید شرقی کے پاس اُتریں گے۔۔۔ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں جن کے دلوں میں اللہ اور رسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اپنے نفس امّارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی اُنکی نظر میں سہل اور آسان امر ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور خدائے تعالیٰ کا موجود ہونا اُنکی نگاہ میں ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جو اُنہیں سمجھ نہیں آتا اور چونکہ طبیب کو بیماروں ہی کی طرف آنا چاہیے اس لیے ضرور تھا کہ مسیح ایسے لوگوں میں ہی نازل ہو۔۔۔ مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیّت پائی جاتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے مسیح کے اُترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رُو سے مسیح سے اور نیز امام حسین سے بھی مشابہت رکھتا ہے کیونکہ دمشق پایۂ تخت یزید ہو چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے وہ دمشق ہی ہے اور یزیدیوں کو اُن یہودیوں سے بہت مشابہت ہے جو حضرت مسیح کے وقت میں تھی۔۔۔ سو خدا تعالیٰ نے اس دمشق جس سے ایسے پُرظلم احکام نکلتے تھے اور جس میں ایسے سنگدل اور سیاہ درون لوگ پیدا ہو گئے تھے اس غرض سے نشانہ بنا کر لکھا کہ اب مثیل دمشق عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہوگا۔ کیونکہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں ہی آتے رہے ہیں اور خدائے تعالیٰ لعنت کی جگہوں کو برکت کے مکانات بناتا رہا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحات ۱۳۴ تا ۱۳۷ حاشیہ)

حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس قصبہ کو مبارک بنایا اور آپکی نسبت سے یہ دارالامان کہلایا لیکن آپ کے الہامات اور فرمودات سے ثابت ہے کہ آپکی پیدائش سے پہلے بھی یہ قصبہ ظلمت کی جگہ تھا اور آپکی رحلت کے بعد بھی اس قصبہ قادیان نے دوبارہ ظلمت کی جگہ بننا تھا۔ اس نے یزیدی صفت لوگوں اور بلائے دمشق کا پایہ تخت بننا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً خبر دی تھی۔

(۱) ''خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان بوجہ اسکے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں دمشق سے ایک

مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت کی وجہ سے بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث سے ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔سو خدائے تعالیٰ نے اسی عام قاعدہ کے موافق اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی اور اس بارہ میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ اُخْرِجَ مِنْهُ الْيَزِيدِيُّوْنَ یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کیے گئے ہیں۔'' (ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد ۳ صفحات ۱۳۸ حاشیہ)

(۲) حضورؑ کو ۹/اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک الہام ہوا تھا۔۔''بلائے دمشق''۔

ثالثاً۔ یہ جو سوال کنندہ کہتے ہیں کہ۔۔۔۔''بعض احمدی لفظ قادیانی کو دوسروں کیلئے بطور نفرت استعمال کرتے ہیں۔''اس سلسلہ میں بھی گذارش ہے کہ عقیدہ میں اختلاف ہونے کی وجہ سے مخالفوں کو غلط ناموں سے پکارنے کی اِبتداء سب سے پہلے کس نے کی تھی؟؟ واضح رہے کہ اس غلط طریقہ کار یا روایت کی بنیاد بھی سب سے پہلے مرزا محمود احمد اینڈ کمپنی نے رکھی تھی۔حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات کے بعد جب جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے محترم والد حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی قائم کردہ مجلس انتخاب یعنی صدر انجمن احمدیہ کو ردّ کر کے بلکہ اس پر حملہ کرتے ہوئے پبلک سے اپنا بطور خلیفہ ثانی انتخاب کروالیا تو پھر اس مذہبی دھاندلی کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ دو حصّوں میں تقسیم ہوگئی۔نتیجتاً بہت سارے اصحاب احمدؑ قادیان چھوڑ کر لاہور چلے آئے۔یہ وہ اصحاب احمد تھے جنہوں نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو قبول کر کے آپؑ پر اپنی جانوں، مالوں، عزتوں اور وقت کو نچھاور کیا تھا۔اِن اصحاب احمد نے لاہور جا کر مولوی محمد علی صاحب کو اپنا امیر منتخب کر کے اپنی جماعت کا نام انجمن اشاعت اسلام رکھ لیا تھا۔حضورؑ نے جو آخری کتاب لکھی تھی اِس کا نام پیغام صلح تھا۔ اِن اصحاب احمد نے اسی مناسبت سے لاہور سے پیغام صلح نامی ایک اخبار جاری کر لیا۔جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اینڈ کمپنی نے سب سے پہلے ان اصحاب احمد سے نفرت کے اظہار کے طور پر اِنہیں پیغامی اور لاہوری کہنا شروع کیا۔جواب میں انجمن اشاعت اسلام والوں نے بھی اپنے مخالف دھڑے (جس کی قیادت جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کر رہے تھے) کو قادیانی کہنا شروع کر دیا۔ اب ہمیں انصاف کیساتھ دیکھنا یہ چاہیے کہ اس برائی اور بدروایت کا سب سے پہلے آغاز کس نے کیا تھا؟؟ انجمن اشاعت اسلام والوں نے یا کہ جماعت احمدیہ قادیان نے جس کی قیادت جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کر رہے تھے۔لہٰذا تاریخ احمدیت سے قطعی طور پر یہ ثابت ہے کہ اس برائی کا بڑا مجرم اور اسکے سب سے بڑے گناہ گار بھی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اینڈ کمپنی ہی ہیں۔واضح رہے کہ خاکسار یہ باتیں انجمن اشاعت اسلام کی وکالت میں نہیں کر رہا بلکہ میرے علم میں جو حق اور سچ ہے میں اُسے بیان کر رہا ہوں۔ قادیانی جماعت احمدیہ کی طرح میں انجمن اشاعت اسلام لاہور والوں کو بھی حضورؑ کی جماعت کی تباہی اور بربادی کی برابر کی ذمہ دار سمجھتا ہوں۔اس پہلو سے دونوں جماعتوں میں ۱۹ اور ۲۰ کا معمولی سا فرق ہے۔

باقی سوال کنندہ نے یہ جو (بعض احمدی لفظ قادیانی کو دوسروں کیلئے بطور نفرت استعمال کرتے ہیں) لکھا ہے انصاف، تقویٰ اور سچائی کو چھوڑتے ہوئے اُنہوں نے یہ سب کچھ قادیانی جماعت کی وکالت میں بے بنیاد اعتراضات کیے ہیں۔چونکہ خاکسار جماعت احمدیہ

قادیان کے بارے میں اکثر قادیانی کا لفظ استعمال کرتا ہے لہٰذا سوال کنندہ نے خاکسار کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعتراضات اس عاجز پر ہی کیے ہیں۔ان بے بنیاد اعتراضات کے سلسلہ میں خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ سارے اعتراضات نہ صرف بے بنیاد اور تعصب پر مبنی ہیں بلکہ تقویٰ اور انصاف سے بھی خالی ہیں۔اِن اعتراضوں کے سلسلہ میں خاکسار جواباً گذارش کرتا ہے۔

(۱) خاکسار جماعت احمدیہ قادیان میں پیدا ہوا ہے۔میرے محترم والدین نہ صرف انتہائی مخلص،خلافت سے محبت کرنیوالے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالے تھے بلکہ دونوں موصی بھی تھے۔وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں جب ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کی خبر دی تھی۔خاکسار کو Virtue is God کا الہامی نظریہ بخشا گیا اور پھر الہامی روشنی میں خاکسار نے اس الٰہی اور الہامی نظریہ کو قلم بند بھی کیا۔بعد ازاں اللہ تعالیٰ خاکسار کو مجبور کر کے جرمنی لے آیا۔یہاں پر آ کر میں اُسی مشن پر رواں دواں رہا جس پر چلنے کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا تھا۔اپریل ۱۹۹۳ء کے آغاز میں خاکسار نے الٰہی رضا کے مطابق اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا مدلل دعویٰ (جس کی نہ صرف قرآن کریم بلکہ حضورؑ کا الہامی کلام اور آپکا اپنا کلام بھی تصدیق کرتا ہے) بالواسطہ رنگ میں جناب خلیفہ رابع صاحب کے آگے رکھا تھا۔خاکسار کے مدلل دعویٰ کو پڑھ کر جناب خلیفہ رابع صاحب نے اس عاجز کو جو جوابی خط (الغلام ڈاٹ کم۔خطوط سیکشن میں جوابی خط نمبر ۱) لکھا تھا۔اپنے جوابی خط میں اُنہوں نے میرے مدلل دعویٰ کو شیطانی وساوس اور پیغامیوں والا فتنہ قرار دیا تھا۔خاکسار پر بالواسطہ رنگ میں یہ دراصل پیغامی (لاہوری) اور نعوذ باللہ جھوٹا ہونے کا ناپاک الزام تھا۔خاکسار خلیفہ رابع صاحب کی زندگی میں خاموش رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہی ہدایت تھی۔خلیفہ رابع صاحب پر فرض تھا کہ یا تو وہ میرے مدلل دعویٰ کو مخالف دلیل سے جھٹلا کر سیدھے راستے کی طرف مجھے ہدایت فراہم کرتے اور اگر اُنکے پاس یہ ہدایت نہیں تھی بلکہ وہ خود ہی گمراہ تھے۔تو پھر اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو جو ہدایت بخشی ہے اِس ہدایت کو نہ صرف خود بھی قبول کرتے بلکہ جماعت احمدیہ میں اس ہدایت کا اعلان کر کے رسالہ الوصیت میں حضورؑ کی نصیحت (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶، ۳۰۷ حاشیہ) کے مطابق اپنی خلافتی ذمہ داریوں سے احسن رنگ میں عہدہ برآ بھی ہوتے۔لیکن میرے دعویٰ کی خبر ملنے کے بعد اُنہوں نے خلافت کے نام پر اپنی خاندانی گدی کے دوام اور تسلسل کی خاطر اپنا جانشین ڈھونڈنے کیلئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے۔بالآخر مرزا منصور احمد کی وفات کے موقعہ پر اپنے ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۷ء کے خطبہ جمعہ (تذکرہ۔۶۰۹۔۶۱۰) میں بڑی ہوشیاری کیساتھ اُنکے صاحبزادے جناب مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق ''اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں'' فرما کر بالواسطہ رنگ میں اپنے جانشین کے طور پر جناب مرزا مسرور احمد صاحب کا خاموش اعلان کر دیا۔اسکی تفصیل کیلئے خاکسار کا مضمون نمبر ۲۷ (وحی و الہام کی حقیقت اور خاکسار کا اصلاحی ایجنڈا) پڑھا جا سکتا ہے۔اور اسی طرح خاکسار کے بعض خطبات (جن کی تاریخیں مجھے یاد نہیں ہیں) میں بھی جناب خلیفہ رابع کے اس دجل اور مکاری کا ذکر ہو چکا ہے۔

چونکہ جناب خلیفہ رابع صاحب نے اپنے جانشین کے سلسلہ میں اپنے پیش رو اور آگے اُنکے پیش رو یعنی مفتری علی اللہ اور نام نہاد مصلح موعود کی طرح اپنی زندگی میں اپنے جانشین کے سلسلہ میں نام نہاد،خود ساختہ اور ایک جعلی مجلس انتخاب کی راہنمائی کی ہوئی تھی۔لہٰذا جب خلیفہ

رابع صاحب کی وفات ہوئی تو ایم ٹی اے پر فوراً جناب خلیفہ رابع صاحب کا ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۷ء کا خطبہ جمعہ آن ایئر کر دیا گیا تھا۔ اب سوال ہے کہ جناب خلیفہ رابع صاحب کی وفات یعنی ۱۹ر اپریل ۲۰۰۳ء کو ایم ٹی اے والوں سے غلطی سے مرحوم کا ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۷ء کا خطبہ جمعہ آن ایئر ہو گیا تھا؟؟ ایسا ہرگز نہیں۔ یہی تو بلائے دمشق کا دجل اور مکاری ہے۔ دمشقی اموی ملوک مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی بجائے اپنی زندگی میں علیٰ الاعلان اپنا جانشین نامزد کر دیا کرتے تھے لیکن احمدی سلسلہ میں بلائے دمشق بھی یہی دجل کرتی ہے لیکن تھوڑا سا مکاری اور فریب دہی کیساتھ۔ اور پھر دجالی اور جعلی انتخاب کے بعد جب مرحوم خلیفہ کی خواہش کے مطابق نئے مذہبی آمر کا نام نہاد انتخاب عمل میں آجاتا ہے تو پھر ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کا انتخاب کر دیا ہے۔ اب سوال ہے کہ اس قسم کا دجالی، جعلی اور مکاری کیساتھ بنا ہوا خلیفہ کیا خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہو سکتا ہے؟؟ ہرگز نہیں۔

جناب خلیفہ رابع صاحب کی وفات کے بعد اُنکی ہدایت کے مطابق فیملی مجلس انتخاب (Family electoral college) نے جناب مرزا مسرور احمد صاحب کا بطور خلیفۃ المسیح الخامس انتخاب کر کے حسب سابق اس جعلی اور دجالی انتخاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا۔ خلیفہ رابع صاحب کی وفات اور جناب مرزا مسرور احمد صاحب کے جعلی اور دجالی انتخاب کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دے دیا کہ میں اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا لوگوں میں اعلان کر دوں۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کی جدید سہولتیں فراہم کر دیں اور میں نے اپنی ویب سائٹ (alghulam.com) کے ذریعے اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) اور موعود مجدد صدی پانزدہم ہونے کا دعویٰ احمدیوں سمیت تمام دنیا کے آگے پیش کر دیا۔ خاکسار کے دعویٰ کے اعلان کے بعد جناب مرزا مسرور احمد اینڈ کمپنی نے مجھ پر مفسد ہونے اور میرے اہل وعیال پر مفسدانہ خیالات کی تصدیق کرنے اور ہم خیال ہونے کا جھوٹا اور ناپاک الزام لگا کر ہم سب کو جنوری ۲۰۰۴ء میں جماعت احمدیہ کے بھیس میں اپنی خودساختہ جماعت احمدیہ محمود سے خارج کر دیا۔ اِنا اللہ و اِنا اِلیہ راجعون۔ (الغلام ڈاٹ کم پر دیکھئے نیوز نمبر ۴)

یہاں پر سوال کنندہ (جنہوں نے خاکسار پر یہ الزام لگایا ہے کہ میں احمدیوں کو نفرت کے طور پر قادیانی کہہ کر پکارتا ہوں) سے سوال ہے کہ جماعت احمدیہ محمود میں ایک جبری نظام کے اندر رہتے ہوئے ایک احمدی اپنا ایک مدلل دعویٰ (جس کی نہ صرف قرآن کریم تصدیق کرتا ہے بلکہ حضورؑ کا مبشر الہامی کلام بھی اُسکی تصدیق کرتا ہے) جماعت میں اگر کسی خلیفہ کے آگے پیش کرتا ہے۔ جواب میں خلیفہ صاحب کا مدعی پر نہ صرف شیطانی اور پیغامی ہونے کا جھوٹا اور ناپاک الزام لگانا بلکہ بعد ازاں بغیر کسی قصور کے اُسے مفسد کا لقب دے کر اُس کو اور اُسکے اہل وعیال کو جماعت احمدیہ قادیان سے خارج کر دینا کہاں کا تقویٰ اور انصاف تھا؟ جماعت احمدیہ قادیان میں اگر مدلل دعویٰ پیش کرنیوالے مدعی کا ایسا فعل شیطانی، فتنہ اور فساد تھا تو پھر ایک صدی قبل جب حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے امام مہدی و مسیح موعود اور اُمتی نبی ہونے کے دعاوی اُمت محمدیہ کے آگے رکھے تھے تو پھر حضورؑ کے یہ دعاوی بھی کیا اُمت محمدیہ میں نعوذ باللہ شیطانی، فتنہ اور فساد نہیں تھے؟؟ اور اگر حضرت مرزا صاحبؑ اور خاکسار کے مدلل دعاوی شیطانی، فتنہ اور فساد تھے تو پھر میں سوال کنندہ سے پوچھتا ہوں کہ بشمول

آنحضرت ﷺ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیھم السلام نے اپنے اپنے وقتوں میں کیا نعوذ باللہ یہی کام نہیں کیے تھے؟؟

واضح رہے کہ جناب خلیفہ رابع صاحب نے خاکسار پر دیدہ ودانستہ یا لاعلمی میں شیطانی اور پیغامی ہونے کا جھوٹا اور ناپاک الزام لگا کر اپنی نفرت کا سب سے پہلے اظہار کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا (النساء۔ ۱۴۹) اللہ بُری بات کے مشہور کرنے کو پسند نہیں کرتا مگر وہ مستثنیٰ ہے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے

اب اللہ تعالیٰ کے مذکورہ فرمان کے مطابق اگر میں مظلومی کی حالت میں اُن لوگوں کو جنہوں نے مجھے بغیر کسی حق کے شیطانی، پیغامی، فتنہ باز اور مفسد کہا اور لکھا قادیانی کہتا اور لکھتا ہوں تو پھر اس میں میری کیا زیادتی اور کیا غلط بات ہے؟؟ معترض سے میری گذارش ہے کہ تم تو بغیر کسی حق کے لوگوں پر شیطانی، فتنہ پرور اور مفسد ہونے کے جھوٹے اور ناپاک الزامات لگاؤ اور پھر جواب میں اگر مظلوم تمہیں قادیانی کہتا ہے تو پھر تم اُسے یہ حق دینے کیلئے بھی تیار نہیں ہو؟ یہ کہاں کا تقویٰ، انصاف اور دیانتداری ہے؟؟؟ ؎ شرم تم کو مگر نہیں آتی

سوال کنندہ کو واضح رہے کہ اگر قادیان اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو جدا نہیں کیا جا سکتا تو پھر میرا آپ سے سوال ہے کہ بغیر کسی دلیل اور جبر کیساتھ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اینڈ کمپنی اور آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ تم موعود زکی غلام مسیح الزماں کو اپنی روحانی ماں محمدی مریم سے الگ کرتے پھرو؟؟؟ یہ بھی واضح رہے کہ نہ میں خود قادیانی جماعت سے نکلا ہوں اور نہ ہی حضورؑ کی اولاد سے دور ہوا ہوں۔ یہ سارے شیطانی اور دجالی کام حضورؑ کی اولاد یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد اینڈ کمپنی نے کیے ہیں۔ حضورؑ کے بڑے بیٹے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے خلافت پر قبضہ کرنے کیلئے سب سے پہلے اپنے محترم والد حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ پر حملہ کر کے جماعت احمدیہ کو دولخت کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا تھا اور پھر بعد ازاں چل سو چل۔ ۱۹۴۴ء میں افتراء کرتے ہوئے ایک جھوٹے خواب میں ایک جھوٹے الہام کی بناء پر ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر دیا۔ اور یہ سب کچھ اُس نے جماعت احمدیہ میں خلافت کے نام پر اپنے مذہبی اقتدار کو پختہ کرنے اور دائمی بنانے کیلئے کیا تھا۔ اور اس کا قطعی ثبوت مرزا بشیر الدین محمود احمد اینڈ کمپنی کا خلافت کے نام پر خاندانی گدی کا وہ سلسلہ ہے جو ۱۹۱۴ء سے آج تک جماعت احمدیہ قادیان میں چلا آ رہا ہے۔ کیا سوال کنندہ میرے اس قطعی ثبوت کو چیلنج کر سکتا ہے؟؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

میری سوال کنندہ سے گذارش ہے کہ اگر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ آپکی اولاد یعنی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اینڈ کمپنی کی جائیداد تھے تو پھر اس اصول کے مطابق آنحضرت ﷺ صرف آپکی آل یعنی سادات کی جائیداد ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔ اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا فرماتے تھے مہدی میری عِترت اولادِ فاطمہؓ میں سے ہوگا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۸)

تو پھر سوال کنندہ صاحب حضرت مرزا غلام احمدؑ ایک مغل کس طرح مہدی بن بیٹھا؟؟؟ اگر حضرت مرزا صاحبؑ کی اولاد نے آپ کو اپنی جائیداد بنانا ہے تو پھر پہلے حضرت مرزا صاحبؑ کو بھی آنحضرت ﷺ کی غلامی کے اپنے سارے دعاوی سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو پھر پیچھے مرزا غلام احمد صرف رئیس قادیان مرزا غلام مرتضیٰ کے ایک چھوٹے بیٹے بطور مغل رہ جائیں گے۔ تاریخ مذہب سے پتہ ملتا ہے کہ نبیوں کے بعد اُنکی جسمانی اور روحانی اولادیں بگڑ جایا کرتی ہیں اور پھر جب قومیں اِلٰہی فضلوں سے منہ پھیر کر اسکی اس طرح ناقدری کرتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ پرانے سلسلوں کو ترک کر کے اپنے فضلوں اور رحمتوں کا مورد کسی نئے خاندانی سلسلہ کو بنالیتا ہے۔ جس طرح کہ جب بدبخت یہودیوں نے اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ اور معصوم اور سچے رسول اور نبی حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نعوذ باللہ حرامی (illegal child) قرار دے کر اُسکے منہ پر تھوکا اور اُسے لعنتی ثابت کرنے کیلئے لکڑی پر صلیب دینے کی کوششیں کیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کا نہ صرف اِن پر غضب بھڑکا (البقرہ۔ ۶۲) بلکہ اُس نے اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سلسلے کو بنی اسحاق سے کاٹ کر بنی اسماعیل میں شروع کر دیا تھا۔ جہاں تک سادات کے بگڑنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان میں لکھتے ہیں۔۔

''آج وہ سیّد جو ہزاروں قسم کی بدیوں میں مبتلا ہیں اور لاکھوں گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور سینکڑوں قسم کی بدکاریاں صبح اور شام اُن سے سرزد ہوتی ہیں اور وہ جنکے اقوال ایک شریف آدمی کی زبان پر نہیں لائے جا سکتے۔ اور جنکے افعال ایسے نہیں ہیں کہ نیکوں کی مجلس میں اُنکا ذکر بھی کیا جائے۔'' (رسالہ تشحیذ لاذہان ولیم۔ ۳ نمبر ۶۔ ۷ صفحات ۲۹۷ تا ۳۰۰۔ مورخہ جون، جولائی ۱۹۰۸ء)

اب اگر آنحضرت ﷺ کی آل یعنی سادات بگڑ سکتے ہیں پھر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی اولاد بھی تو بگڑ سکتی ہے؟؟ اور جیسا کہ خاکسار حضورؑ کی اولاد کی گمراہی کا اسی مضمون میں مفصل ذکر کر چکا ہے۔ اور پھر سادات کے بگڑنے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی حدیث کے برخلاف امام مہدی کی پیشگوئی کو اگر آنحضرت ﷺ کی آل سے باہر یعنی مغلوں میں پورا فرما دیا ہے۔ تو پھر حضورؑ کی اولاد کے گمراہ ہونے کے بعد وہی خدا پیشگوئی مصلح موعود یا موعود زکی غلام کی پیشگوئی کو جماعت احمدیہ میں حضورؑ کی جسمانی نسل سے باہر کسی اور خاندان میں کیوں پوری نہیں فرما سکتا؟؟ جس طرح اللہ تعالیٰ کا حضرت مرزا غلام احمدؑ کا امام مہدی بنایا جانا اُمت محمدیہ کی اکثریت کو انتہائی ناگوار گزرا تھا۔ اسی طرح مقبول احمد صاحب اور منور احمد صاحب کو بیشک یہ ناگوار ہی گزرے لیکن یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کے وجود میں پسرش یادگار کی پیشگوئی کو پورا فرمایا ہے۔ جہاں تک حضورؑ کے مزار کا تعلق ہے تو حضورؑ کی اولاد نے اُسکی جماعت پر قبضہ کر کے آپکے مزار پر بھی پہرے بٹھائے ہوئے ہیں۔ نہ خاکسار اور نہ ہی میرا کوئی پیروکار اور اسی طرح دوسری جماعتوں سے تعلق رکھنے والے احمدی بھی حضورؑ کے مزار پر جا کر دعا بھی نہیں کر سکتے۔ سوال کنندہ سے میرا جوابی سوال ہے کہ آپ بتائیں کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے مزار سے احمدیوں کو دور کرنے والے کون ہیں؟؟ احمدیوں کیلئے خانہ کعبہ اور آنحضرت ﷺ کے مزار کی زیارت کے سلسلہ میں ہم احمدیوں پر پابندی لگنا بھی شاید ہمارے ناعاقبت اندیش لیڈروں یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد اینڈ کمپنی کے مکافات عمل ہیں۔ جب ہم

نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے مزار پر دعا کرنے کیلئے اجازت لینے کی قسما قسم کی پابندیاں لگا دیں تو پھر ایسے کالے کرتوتوں کے نتیجہ میں آنحضرت ﷺ کے مزار پر دعا کرنا ہم احمدیوں کیلئے بھی منع ہو گیا۔لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت احمدیہ قادیان کا خانہ کعبہ اور آنحضرت ﷺ کے مزار پر عمل دخل ہو جاتا تو پھر حضرت امام مہدی و مسیح موعود کے مزار کی طرح یہ لوگ خانہ کعبہ اور آنحضرت ﷺ کے مزار کی زیارت بھی اجازت کیساتھ مشروط کر دیتے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اِن لوگوں کو ایسا اندھیر مچانے سے پہلے ہی اپنی گرفت میں لے لیا۔اس میں کوئی شک والی بات نہیں کہ حضورؑ کی اولاد نہ صرف دنیا دار بلکہ اِنکا دین سے بھی کوئی تعلق ثابت نہیں ہوتا۔اس قسم کے دنیا داروں (جو دین کے پردے میں دنیا کماتے ہیں) کیلئے حضورؑ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۱) پر فرماتے ہیں۔

''بعض لوگ تو کھلے طور پر طالب دنیا ہیں اور اُنکی ساری کوششیں اور تگ و دو دنیا تک محدود ہے۔لیکن بعض ہیں تو اسی مردار دنیا کے طلب گار۔مگر وہ اس پر دین کی چادر ڈالتے ہیں۔جب اس چادر کو اُٹھایا جاوے تو وہی نجاست اور بدبو موجود ہے۔یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے۔اکثر لوگ جب ان دینداروں کی حالت کو دیکھتے ہیں تو وہ دہریئے ہو جاتے ہیں۔''

حضرت مرزا صاحبؑ کی ناخلف اولاد نے آپکی تعلیم اور آپکے احکامات کو پس پشت پھینک کر مارچ ۱۹۱۴ء میں آپ کی جماعت پر قبضہ کر لیا۔بعد ازاں اس قبضہ گروپ نے بعض احمدیوں کو جماعت سے خارج کیا،بعض پر منافقت کا لیبل لگایا اور بعض اپنی عزتوں کو بچاتے ہوئے خود ہی جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔سوال کنندہ کو شکوہ ہے کہ ایسے مخلص احمدی حضرات حضرت مرزا صاحبؑ کی کتب کے حوالے اور آپکا نام اپنی بحث و مباحثہ میں کیوں استعمال کرتے ہیں؟ یہاں پر سوال کنندہ سے میرا جوابی سوال ہے کہ اگر کوئی عظیم روحانی وجود اپنی اولاد (بیشک وہ ناخلف ہی کیوں نہ ہو) کی جائیداد ہے اور اُسکی روحانی اولاد اُس عظیم روحانی وجود کا نام اور اُسکے فرمودات کو استعمال کرنے کا حق نہیں رکھتی۔اگر آپکی یہ بات اور یہ اصول درست ہے تو پھر اس اصول کے مطابق تو آنحضرت ﷺ صرف سادات کی جائیداد ہیں۔اور پھر آنحضرت ﷺ کی روحانی اولاد جس میں حضرت مرزا صاحبؑ بھی شامل ہیں۔حضرت مرزا صاحبؑ کو بھی حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی وفات ثابت کرنے کیلئے قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا۔اسی طرح اس اصول کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ کی ناخلف اولاد اور مفتری علی اللہ بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد اینڈ کمپنی کو بھی آنحضرت ﷺ کے نام اور آپکے الہامی کلام کو اپنی دجالیت اور اپنے مذہبی اقتدار کو پھیلانے اور دوام دینے کیلئے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔سوال کنندہ کے سوال سے ہی یہ سوال پیدا ہوتا ہے اور سوال کنندہ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟؟

اقول۔۔۔سوال کنندہ لکھتے ہیں کہ۔۔''میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا تیری مرضی کیا ہے داتا''

الجواب۔۔۔اس ضمن میں خاکسار جواباً عرض کرتا ہے کہ آپکی سمجھ میں سب کچھ آ گیا ہے اور داتا کی مرضی کی بھی آپ کو بڑی اچھی طرح سمجھ آ چکی ہے۔لیکن آپ نہ صرف تقویٰ سے خالی ہیں بلکہ آپکے اندر تعصب اور جانبداری کا گند بھی بھرا ہوا ہے۔لہٰذا جب تک اِن روحانی بیماریوں سے آپ کو شفاء نہیں ملتی اُس وقت تک آپکا یہی حال رہے گا۔آپ کیلئے زیادہ مناسب ہے کہ آپ اپنی روحانی بیماریوں سے نجات

حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔شاید اللہ تعالیٰ آپکی پردہ پوشی فرما کر آپ پر نظر کرم کردے۔آخر میں میرا آپ سے جناب مقبول احمد صاحب اور جناب محمود احمد صاحب سب سے سوال ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۱۲/مارچ ۱۹۴۴ء کو بمقام لاہور احمدی وغیر احمدی سامعین کے آگے یہ بھڑک ماری تھی کہ۔

''میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔اے محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہونگے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔میں ایک اِنسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اِسلام مغلوب ہوگیا، اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے اِنکار کرنیوالے غالب آگئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔۔۔'' (میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں تقریر فرمودہ ۱۲/ مارچ ۱۹۴۴ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۳)

جناب بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بقول اللہ تعالیٰ نے اُنہیں تا قیامت غالب رہنے کا وعدہ دیا تھا۔اگر یہ الٰہی وعدہ حقیقت پر مبنی تھا اور اس میں کوئی سچائی تھی تو اس الٰہی وعدہ کو سچا ثابت کرنے کیلئے اگر آپ قادیان جماعت کو میرے بالمقابل بات چیت کیلئے تیار نہیں کر سکتے۔ تو پھر اگر آپکے پاس کوئی حق ہے تو آپ اِن چھوٹے موٹے سوالوں کو چھوڑ کر اگر آپ کر سکتے ہیں تو اصل کام کریں؟ وہ یہ کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کو اُنکے دعویٰ میں سچا اور مجھے اپنے دعویٰ (موعود زکی غلام مسیح الزماں) میں غلطی خوردہ ثابت کر کے اپنے خود ساختہ پسرش یادگار کو مفتری علی اللہ ہونے سے بچائیں۔میری آپ تینوں سے درخواست ہے کہ اگر ہو سکے تو آپ یہ نیک کام ضرور سرانجام دیں۔لیکن خاکسار آپ سے اور قادیانی جماعت سے کہتا ہے کہ آپ سب کیلئے ممکن نہیں ہے کہ آپ ایک مفتری علی اللہ کو پسرش یادگار ثابت کر سکیں۔ ؎

آزمائش کے لیے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۲۱/مئی ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆